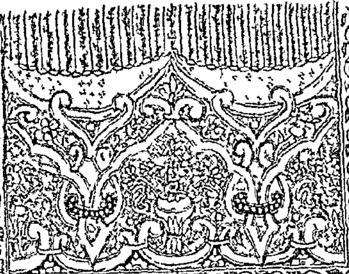


بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الاحد الواحد الفرد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد والصلوة والسلام على خاتم رسله وسيد انبيائه محمد افضل كل والد وما ولد وعلى آله وصحبه كابرا عن كابر واناس جد اما بعد یہ ایک تحریر مختصر ہے بیان مین حقوق والدین واولاد کے جسکو اپنے اہل بیت کی فرمایش سے لکھا ہے اور اسکا نام استعانۃ العباد بحقوق الوالدین والاولاد رکھا ہے وباللہ الاستعانۃ وبیدہ ناصیۃ الامۃ

مقدمہ بیان مین قسمت حقوق کے

ہر مسلمان ایماندار پر دو طرح کے حقوق شرعًا ثابت ہین ایک اللہ تعالی کے حقوق دوسرے بندون کے حقوق سو ان دونون قسم کے حقوق کا ادا کرنا واجب ہے ہر حق کے ترک ہونے پر قیامت کے دن مواخذہ ہوگا اللہ تعالی اپنے حقوق کا مطالبہ خود کریگا اور بندون کے حقوق کا مطالبہ [illegible] اللہ کے حقوق وہی ہین جو اوسنے اپنے انبیاء و رسل کی زبان پر عبادات وطاعات مین فرض و واجب کیے ہین

اوراونکے ترک پر عقاب وعذاب کی وعید فرمائی ہے اسمین ہر پنج بنیاد اسلام وغیرہا داخل ہین رہے
حقوق عباد کے سو وہ بہت ہین جیسے حق نبی واہل بیت وصحابہ وائمہ ونحوہم لکن اسجگہ اون سب
حقوق سے بحث نہین ہے فقط بیان کرنا حقوق اصول وفروع یعنی والدین واولاد کا مقصود ہے
بقیہ حقوق عباد کا بیان اگر اللہ نے چاہا تو دوسری تحریر مین ضبط کیا جائیگا اللہ تعالی غفور رحیم ہے
اپنے حقوق کے لئے مسامحت بہی فرمائیگا اسلئے کہ اوسکی رحمت غضب پر سابق ہے مگر حقوق
عباد کی معافی جبہی ہو گی کہ صاحب حق معاف کرے ولہذا بڑا خوف انہین حقوق
کے ترک کرنے مین ہی مومن کامل وہی ہوتا ہے جو ہر حقدار کا حق پورا پورا ادا کرتا ہے مان باپ
ہون یا جورو بچے جسنے اسجگہ اپنے مظلمہ کی معافی کرالی وہ اچہا رہا سستا چھوٹا اور جسپر کسی
حقدار کا حق رہگیا وہ بلا مین پڑا ولہذا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے من كانت له مظلمة لاخيه
من عرضه او شيء فليتحلله اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح
اخذ منه بقدر مظلمته وان لم يكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه
رواه البخاری یعنی جس کسی کا کوئی مظلمہ اوسکے بہائی کے پاس ہو آبرو یا کسی اور شئے کا تو وہ
آج اوس سے معاف کرالے قبل اسکے کہ نہ دینار ہو نہ درہم اگر اوسکا عمل صالح ہوا تو بقدر مظلمہ
کے لیلیا جائیگا اور اگر اوسکے حسنات نہوئے تو اوسکے بہائی کے سیئات لیکر اسپر لادے جائینگے
دوسرے لفظ انکا رفعا یہ ہے کہ لتؤدن الحقوق الى اهلها يوم القيامة حتى يقاد للشاة الجلحاء
من الشاة القرناء رواه مسلم یعنی قیامت کے دن حق والون کے حقوق دلائے جائینگے یہانتک
کہ بے سینگ کی بکری کا بدلا سینگ والی سے لیا جائیگا معلوم ہوا کہ حق ایک ایسی مہم چیز ہے کہ
حیوان کو بہی اوس سے نجات نہ ملیگی حالانکہ وہ بے شعور محض تہا پہر انسان کا کیا ذکر ہے جو کہ عقل
وشعور رکہتا ہے تیسرا لفظ یہ ہے اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع فقال
ان المفلس من امتي من ياتي يوم القيامة بصلوة وصيام وزكوة وياتي قد شتم هذا
وقذف هذا واكل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا فيعطى هذا من حسناته

وهذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم فطرح عليه ثم طرح فى النار رواه مسلم یعنی تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا مفلس ہم مین وہ شخص ہے جسکے پاس نہ روپیہ ہے نہ کچھ سامان فرمایا مفلس میری امت مین وہ شخص ہے جو آویگا دن قیامت کو نماز روزہ زکوۃ لیکر اور اوسنے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو تہمت زنا کی لگائی ہوگی اور کسی کا مال خورد برد کر لیا ہوگا اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسیکو مار پیٹا ہوگا پھر اوسکو اسکے حسنات دینگے اسی طرح دوسرے کو اسکی نیکیان دیجائینگی اگر وہ حسنات قبل حکم اخیر کے فنا ہو جائینگے تو اونکی خطائین لیکر اس شخص پر ڈالدیجائینگی پھر اسکو آتش جہنم مین پھینکدینگے اس حدیث مین دلیل ہے اس بات پر کہ حقوق عباد کا مواخذہ بہت سخت ہوگا کوئی یہ سمجھے کہ نماز روزہ زکوۃ بجالانیسے مطالبہ حقوق عباد کا نہوگا تو یہ اوسکی غلط فہمی ہے بلکہ عوض حقوق ومظالم مذکور کے سارے حسنات اسکے مظلوم کو دیدئے جائینگے یہ تہیدست رہجائیگا اور اگر حسنات باقی نرہے تو مظلومین واہل حقوق کے سیئات اسکے گلے باندھکر اسکو دوزخ مین ڈالدینگے اسمین اشعار ہے طرف اسکے کہ حقوق عباد مین نہ عفو ہوگا نہ شفاعت ہوگی ہو اور بات ہے کہ اللہ تعالی خصم کو راضی کردے ولہذا حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے من شر الناس منزلۃ یوم القیامۃ عبد اذهب آخرته بدنیا غیرہ رواہ ابن ماجہ یعنی سب سے بدتر درجہ مین دن قیامت کے وہ بندہ ہوگا جسنے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے پیچھے برباد کردی حدیث سابق مین تینون طرح کے حقوق کا ذکر فرمایا تھا جان مال آبرو اسلئے کہ ان تینون امر کا ایک ہی حکم ہے جیسے کسی کا جان سے مار ڈالنا ہے ویسا ہی اوسکا مال چھین لینا ہے خواہ غصب لیا ہو یا چوری یا فریب یا کسی اور طرح ایسا ہی اوسکی آبرو کا لینا ہے اور اس حدیث مین اجمالا یہ فرمایا ہے کہ ادائے حقوق مین غیر کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کا ضائع کرنا ہے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے الدواوین ثلثة دیوان لا یغفر اللہ الا شراك باللہ یقول اللہ عزوجل ان اللہ لا یغفر ان یشرك به ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء ودیوان لا یترکه اللہ

ظلم العباد فیما بینهم حتی یقتص بعضهم من بعض و دیوان لایعبأ الله بظلم العباد فیما بینهم و بین الله فذلك الی الله ان شاء عذبه و ان شاء تجاوز عنه رواه البیهقی فی شعب الایمان دیوان یعنی صحیفۂ اعمال تین طرح پر ہین ایک وہ ہے جسکو ہرگز اللہ نہ بخشیگا وہ شرک باللہ ہے اللہ نے کہا ہے کہ اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور جو گناہ شرک سے اوتر کر ہے وہ جسکو چاہیگا بخشدیگا دوسرا دیوان وہ ہے کہ جسکو اللہ ہرگز نہ چھوڑیگا وہ ظلم ہے بندون کا آپس مین یہانتک کہ بعض کا قصاص بعض سے کریگا تیسرا دیوان وہ ہے جسکی اللہ کچھہ پروا نہین کرتا ہے وہ ظلم ہے بندونکا درمیان اپنے اور اللہ کے اوسکا اختیار اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے درگذر فرمالے یہ حدیث دلیل صریح ہے اس بات پر کہ حقوق اللہ معاف ہوسکتے ہین مگر حقوق عباد معاف نہونگے اونکا بدلا ظالم کو ضرور ملیگا سو اکثر لوگ اللہ کے حقوق تو کم ضائع کرتے ہین یعنی نماز روزہ زکوٰۃ حج بجالاتے ہین لکن حقوق عباد کی کچھہ پروا نہین کرتے حالانکہ بڑے خوف کا مقام یہی حق العبد ہے پس بسبب ان حقوق عباد کے ضائع ہونیسے حقوق خدا بھی کچھہ نفع بخش نہین ہوتی اسلئے کہ عوض حقوق کے وہ حسنات مظلوم کو ملجائینگے یہ مفلس ہوجائیگا جب بالکل بے حسنات ہوگیا تو اب سوای جہنم کے کہین ٹھکانا اوسکا باقی نرہا یہ حقوق انہین تین چیز سے متعلق ہین جان مال آبرو سو بہ نسبت جان کے ستانے مال بہت زیادہ واقع ہوا کرتا ہے دنیا سے امانت اوٹھگئی خیانت رہگئی مال جسطرح ہاتھہ آتا ہے حرام خالص ہو یا مشتبہ اوسکے لینے مین کسیکو کچھہ دریغ نہین ہوتا بلکہ تحصیل مال کے لئے ہزار مکر و حیلہ و فریب کرتے ہین اور آپکو عقلمند اور جسکا مال کہا جاتے ہین اسکو بیوقوف سمجھتے ہین لکن قیامت مین یہی ظالم احمق ٹھیرینگے اور مظلوم اپنا حق لیکر عقلمند ہو جائیگا اسمین کچھہ شک نہین ہے پھر جو شخص قتل و اخذ مال بالباطل سے بچ جاتا ہے تو وہ آبروریزی سے کسی طرح محفوظ نہین رہتا ضرور یہی کسی کو مارتا ہے کسیکو گالی دیتا ہے کسی پر تہمت لگاتا ہے کسی پر افترا باندہتا ہے تو ایسا شخص اور قاتل اور حرام خوار گناہ مین برابر ہے اور جزا مین یکسان

کیونکہ اللہ نے ان تینون امر کا ایک حکم رکھا ہے بلا تفاوت اور یہ ہر سہ امر حق ہونے مین مساوی
یکلخت مین اور اللہ کسیکا حق ہرگز ضائع نکریگا حدیث علی مرتضیٰ مین فرمایا ہے ایاک ودعوۃ
المظلوم فانما یسال اللہ تعالیٰ حقہ وان اللہ لا یمنع ذا حق حقہ رواہ البیہقی فی
شعب الایمان یعنی بچ تو دعای مظلوم سے کیونکہ اللہ ایسے حق کا تو فقط سوال ہی کریگا پھر چاہے
پکڑے یا چھوڑے مگر حقدار کو اوسکے حق سے منع نکریگا اوسکا حق ظالم سے ضرور ہی دلوائیگا و لہذا
حدیث ابن عمر مین رفعاً آیا ہے الظلم ظلمات یوم القیامۃ متفق علیہ یعنی ظلم دن قیامت
کے اندھیرا ہوگا ابوموسی کا لفظ مرفوعاً ہے ان اللہ لیملی للظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ
متفق علیہ یعنی اللہ ظالم کو مہلت و تاخیر دیتا ہے یہانتک کہ جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو پھر نہین
چھوڑتا یعنی دنیا مین بھی اوسپر بلا آجاتی ہے آخرت تو الگ رہی ہے ع

آتش سوزان نکند با سپند — آنچہ کند دود دل دردمند

کتاب و سنت ذم ظلم و اضاعت حقوق عباد سے لبریز ہین یہ گناہ جسقدر سخت و درشت ہے
اور جسقدر انجام اسکا بد ہے اوتنا ہی یہ نظر خلق مین سبک و آسان ہوگیا ہے اس زمانہ مین ایسے
لوگ کہ حقوق عباد علی الاطلاق ادا کرین خصوصاً حقوق والدین یا ازواج یا اولاد یا قرابت یا حقوق
اسلام کمیاب بلکہ نایاب ہو گئے ہین دنیا نام کے مسلمانون سے بھری ہوئی ہے لیکن کام
کے مسلمان لاکھ مین ہزار اور ہزار مین سو اور سو مین دس بھی میسر نہین آتے انا للہ +

فصل بیان مین آیات حقوق والدین کے

واذ اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا وذی القربی
والیتامی والمساکین وقولوا للناس حسنا واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ جب لیا ہمنے اقرار
بنی اسرائیل کا کہ بندگی نکرو مگر اللہ کی اور مان باپ سے سلوک نیک و قرابت والے سے اور یتیمون اور
محتاجون سے اور کہو لوگون سے نیک بات اور کھڑی رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ ف آیت دلیل ہے

اس بات پر کہ یہ احکام انبیاء سابق و امت گزشتہ مین فرض تھے اللہ نے احسان کرنے کو ساتھ والدین کے ہمراہ اپنی عبادت و نماز و زکوۃ کے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ احسان کرنا واجب ہے

م واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم بندگی کرو اللہ کی اور ملاؤ مت اوسکے ساتھ کسیکو اور مان باپ سے نیکی اور قرابت والے سے اور یتیموں سے اور فقیروں سے اور ہمسایۂ قریب سے اور ہمسایۂ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے اور مسافر سے اور اپنے ہاتھ کے مال سے ف موضح قرآن مین فرمایا ہے یعنی اول اللہ کا حق ادا کرو پھر مان باپ کا پھر ان سب کا درجہ بدرجہ ہمسایۂ قریب کا حق زیادہ ہے اور ہمسایۂ اجنبی کا اوس سے تھوڑے برابر کا رفیق جو ایک کام مین ساتھ شریک ہو جیسے ایک اوستاد کے دو شاگرد یا ایک خاوند کے دو نوکر پھر فرمایا کہ انکے حق ادا کرنیوالا وہی ہے جسکے مزاج مین تکبر و خودپسندی ہے کہ کسیکو اپنے برابر نہین سمجھتا انتہی مین کہتا ہون آیت دلیل ہے اس بات پر کہ بعد اللہ کے حق کے سب سے مقدم حق مان باپ کا ہے جسنے انکے حق کو ادا نکیا وہ کسیکے حق کو ادا نکریگا

م قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا آؤ مین سنا دون وہ جو حرام کیا ہے تمپر تمہارے رب نے کہ شریک نکرو اوسکے ساتھ کسی چیز کو اور مان باپ سے نیکی ف اسجگہ احسان والدین کو ہمراہ عدم شرک کے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جسطرح شرک فی العبادۃ کرنا حرام ہے اسی طرح احسان کرنا ساتھ والدین کے فرض ہے

م ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب اے رب ہمارے بخش مجکو اور میرے مان باپ اور سب ایمان والون کو جس دن کھڑا ہو حساب ف یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی اس سے معلوم ہوا کہ دعای مغفرت کرنا واسطے مان باپ کے سنت انبیاء علیہم السلام ہے یہ دعا قبل اسکے تھی کہ انکو اپنے باپ کا کافر ہونا معلوم ہو جب معلوم ہوا کہ وہ مشرک ہے تو بحکم خدا دعا کرنے سے رک گئے غرض ایک حق مان باپ کا اولاد پر یہ بھی ہے کہ اونکے لئے دعا بخشش کی کرتا رہے

یہ دعا مقدم ہے دعاے دیگر مومنین پر حدیث مین آیا ہے او ولد صالح یدعو لہ ۵ وقضی
ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما
او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح
الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا حکم دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو
اوسکے سوا اور مان باپ سے بھلائی کبھی پہنچ جاوے تیرے سامنے بڑہاپے کو ایک یا دونون
تو نہ کہہ اونکو ہون اور نہ جہڑک اونکو اور کہہ اونکو بات ادب کی اور جہکا اونکے آگے کندہے
عاجزی کر کے پیار سے اور کہہ اے رب اونپر رحم کر جیسا پالا اونہون نے مجھکو چھوٹا سا ف
اس جگہہ بھی اللہ نے ذکر احسان وادب والدین کا بعد اپنی عبادت کے کیا ہے اسی طرح
ہر جگہہ انکے حق کو بعد اپنے حق کے جملہ حقوق خلق پر مقدم فرمایا ہے یہ دلیل ہے کمال شان
واہتمام پر ساتھہ حقوق مان باپ کے پھر یہانتک ادب سکھایا کہ والدین کے روبرو اف بھی
نکرے او اونسے ساتھہ کلام سخت کے پیش نہ آئے بلکہ نرم بات کرے اور عاجزانہ اور خاکسارانہ
برتاؤ رکھے اور اونکے لئے داعی رہے اور اس حکم کو بطور ایجاب کے فرمایا اب جو کوئی خلاف
اسکے اونکے ساتھہ برتاؤ کریگا وہ اللہ کا نافرمان ہوگا اور مان باپ کا عاق اور اللہ جسطرح کہ
اپنی ترک عبادت پر اوس سے بازپرس فرمائیگا اسی طرح ترک احسان وبے ادبی والدین پر بھی
مواخذہ کریگا فتح البیان مین نیچے اس آیت کے کہا ہے کہ مراد لفظ قضی سے یہ ہے کہ اللہ
نے امر جزم وحکم قطع وحتم مبرم کیا ہے ابن عباس نے بجاے قضی وصی پڑہا ہے قضی اسجگہہ بمعنی
اوجب ہے احسان سے مراد اسجگہہ بر ہے اسکو قرین عبادت واسطے اعلان تاکید حق کے کیا ہے
تاکہ مزید عنایت بحال والدین ثابت ہو اسیطرح دوسری آیت مین اپنے شکر کو ساتھہ شکر
والدین کے ملایا ہے پھر حالت کبر کو بالتخصیص ذکر کیا اسلئے کہ والدین اس حالت مین طرف ولد
کے زیادہ تر حاجتمند ہوتے ہین پھر یہ فرمایا کہ کسی حالت اجتماع وانفراد مین سامنے اونکے
دم نہ مارے حسین بن علی رضی عنہ نے مرفوعا کہا ہے او علم اللہ شیئا من العقوق ادنی من

ات لحرمہ اصمعی نے کہا استعملوہ فی کل ما یتأذون بہ ابن اعرابی نے کہا ان الاف الضجر قتیبی نے کہا ذکروہ عند کل مکروہ لا یصل الیہم شوکانی رح نے کہا ہے وبھذا النھی یفھم النھی عن سائر ما یؤذیہم بفحوی الخطاب او لحنہ کما ھو مقرر فی الاصول انتھی لفظ نہر بمعنی ضجر و غلظت ہے قول کریم سے مراد کلام نرم و لطیف جمیل سہل ہمراہ تادب و حیا و احتشام کے ہے محمد بن زبیر نے کہا یعنی جب والدین پکارین تو لبیک سعدیک کہے بعض نے کہا یا اماہ یا اباتاہ کہے نام و کنیت سے نہ پکارے خفض جناح سے مراد خضوع و تذلل ہے جسطرح کہ غلام سامنے اپنے مالک تند خو کے خاکساری کرتا ہے پھر فرمایا کہ اونکے لئے دعا کرے یعنی گو رات دن مین پانچ بار ہی ہو شوکانی رح فرماتے ہین ولقد بالغ سبحانہ فی التوصیۃ بالوالدین مبالغۃ تقشعر لھا جلود اھل العقوق وتقف عندھا شعورھم حیث افتتحہا بالامر بتوحیدہ وعبادتہ ثم شفعہا بالاحسان الی الوالدین ثم ضیق الامر فی مراعاتھما حتی لم یرخص فی ادنی کلمۃ تنفلت من المتضجر مع موجبات الضجر ومع احوال لا یکاد الانسان یصبر الانسان معہا وان یذل ویخضع لھما ثم ختمہا بالامر بالدعاء لھما والترحم علیہما وھذہ خمسۃ اشیاء کلف الانسان بھا فی حق الوالدین وقد ورد فی بر الوالدین احادیث کثیرۃ ثابتۃ فی الصحیحین وغیرھما وھی معروفۃ فی کتب الحدیث انتھی ابن کثیر نے اپنی تفسیر مین نیچے آیت باب کے لکھا ہے کہ قضا بمعنی امر و وصیت کے ہے اف سے مراد یہ ہے کہ اونکو کوئی بری بات نہ سنائے یہانتک کہ تافیف بھی نکرے کہ یہ ادنی مراتب قول سئی ہے اور نہر سے مراد یہ ہے کہ تجھسے کوئی فعل قبیح اونکے حق مین صادر نہو بلکہ قول حسن و فعل حسن عمل مین آئے مراد قول کریم سے لین طیب حسن ہے ساتھہ تادب و توقیر و تعظیم کے مراد خفض جناح سے تواضع ہے فعل مین اور مراد دعا ی رحمت سے دعا کرنا ہے اونکے کبر مین اور بعد موت کے حدیث مقدام بن معدیکرب مین فرمایا ہے ان اللہ یوصیکم باٰبائکم ان اللہ یوصیکم بامھاتکم ان اللہ یوصیکم بامھاتکم ان اللہ یوصیکم بامھاتکم ان اللہ یوصیکم بالاقرب فالاقرب اخرجہ احمد و ابن ماجہ

یعنی ایکبار باپ کا ذکر کیا اور تین بار مان کا بریدہ سے کہا ایک مرد اپنی مان کو اوٹھائے ہوئے طواف کرتا تھا حضرت سے اوسنے پوچھا ھل ادیت حقہا قال لا ولا بزفرۃ واحدۃ اوکما قال رواہ البزار ﴿ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاھداک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما ﴾ ہمنے تقید کر دیا انسان کو اپنے مان باپ سے بھلے رہنا اور اگر وہ تجھسے زور کرین کہ تو شریک کرے میرا جسکی تجھکو خبر نہین تو نہ مان کہنا اونکا **ف** اس آیت مین احسان کرنیکو ساتھ مان باپ کے اپنی وصیت ٹھیرایا ہے اس سے کمال درجہ کی تاکید بارۂ احسان والدین ثابت ہوتی ہے احسان مین جملہ انواع و وجوہ نیکی کرنیکے داخل ہین انمین سے ایک اطاعت والدین ہے جملہ امور دینی و دنیاوی مین خواہ واجبات ہون یا مستحبات یا مباحات سوا شرک کے کہ اگر مان باپ ایسے امر کا حکم دین جسمین خدا کے ساتھ کسیکو شریک کرنا پڑتا ہو تو اوس کام مین اونکی اطاعت اولاد پر واجب نہین ہے سوا شرک باللہ کے سب امور مین اونکی اطاعت بعد عبادت خدا کے مقدم ہوتی ہے یہ فضیلت خاص اللہ نے واسطے مان باپ کے مقرر رکھی ہے کوئی دوسرا اولا اس مرتبہ مین شریک والدین کا نہین ہے ﴿ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا ﴾ ہمنے تقید کیا انسان کو اوسکے مان باپ کے واسطے پیٹ مین رکھا اوسکو اوسکی مان نے تھک تھک کر اور دودہ چھوڑنا ہے اوسکا دو برس مین کہ حق مان میرا اور اپنے مان باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے اور ساتھ دے اونکا دنیا مین دستور سے **ف** موضح قرآن مین کہا ہے اللہ نے شرک سے پیچھے اور سب نصیحتون سے پہلے مان باپ کا حق فرمایا کہ بعد اللہ کے حق کے مان باپ کا حق ہے انتہٰی اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہمکو مان باپ کے ساتھ احسان کرنا اور اونکے حکم کی بجا آوری کرنا اور اونکے حق کا ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی وصیت ہے پھر خاص کر مان کے حق کو اسلیے ذکر کیا کہ اوسکی تکلیف بہ نسبت باپ کے بابت حمل و فصال بہت زیادہ ہوتی ہے سو جسکی تکلیف زیادہ ہے اوسکا حق

بہی زیادہ ہے پہر بعد اپنے شکر کے والدین کا شکر طلب کیا اور یہ ڈر دیتا یا کہ اگر تم ادای حقوق و شکر
والدین مین تقصیر کروگے تو تمکو میری ہی طرف پہر آنا ہے مین تمکو جزا سزا تمہاری تقصیر کی دونگا
پہر شرک کو اس وصیت سے مستثنیٰ کیا کہ سب امور مین اونکی اطاعت تمپر واجب و لازم ہے مگر
ارتکاب شرک مین کہ اس بابت تم اونکی اطاعت نکرو لیکن اور امور دنیا مین اونکی اطاعت سے
خارج نہو بلکہ مطابق دستور و معروف کے اونکا ساتھہ دو اور اونکو نہ چھوڑو ﴿قال یابنی انی
اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری قال یا ابت افعل ما تومر ستجدنی ان
شاء اللہ من الصابرین﴾ کہا اے بیٹے مین دیکھتا ہون خواب مین کہ مین تجھکو ذبح کرتا ہون پہر دیکھہ
تو کیا دیکھتا ہے کہا اے باپ کر ڈال جو تجھکو حکم ہوتا ہے پائیگا تو مجھکو اگر اللہ نے چاہا صبر کرنیوالون
مین **ف** یہ دلیل ہے اسپر کہ ماں باپ کی اطاعت سے کسی امر مین سرتابی نکرے اگرچہ
جان جاتے یہ بات کہ بعد اللہ کے حق کے ماں باپ ہی کا حق سب حقوق پر مقدم ہے اس
اطاعت اسمعیل علیہ السلام سے بخوبی ثابت ہوگئی وللہ الحمد یہ بہی معلوم ہوا کہ بیٹا اگرچہ پیغمبر ہو
تب بہی اوسپر اطاعت باپ کی واجب ہے ولہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام بجز شرک کے سب
امور مین اطاعت و ادب اپنے باپ کا الفصیل لعین کہتے تھے حالانکہ یہ پیغمبر تھے اور وہ مشرک تہا
﴿۹ ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرہا ووضعتہ کرہا وحملہ وفصالہ
ثلثون شہرا حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ قال رب اوزعنی ان اشکر
نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضاہ واصلح لی فی
ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین﴾ ہمنے تقید کیا انسان کو اپنے ماں باپ سے بہلائی
کرنیکا پیٹ مین رکہا اوسکو اوسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا
اوسکا اور دودہ چہوڑنا تیس مہینے مین ہے یہانتک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچا چالیس
برس کو کہنے لگا اے رب میری قسمت مین کر کہ شکر کرون مین تیرے احسان کا جو مجھپر کیا
اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کرون نیک کام جس سے تو راضی ہو اور نیک دے مجھکو اولاد

میری مین نے توبہ کی تیری طرف اور مین ہون حکم بردار **ف** سو ضیح قرآن مین کہا ہے پیٹ مین رہنا
اور دودہ چھوٹنا تیس مہینے مین اگر لڑکا قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودہ چھوڑتا ہے اور نو مہینے
مین حمل کے یہ آیت کسی کے حال کا بیان نہین ہے حضرتؓ کے مان باپ کے حق مین دعا تہین
کی صدیق اکبر چالیس برس کی عمر مین مسلمان ہوئے اور اونکے مان باپ بہی مسلمان ہوئے
یہ بات اور کسی صحابی کو نہین میسر ہوئی لکن باپ اوسوقت مسلمان نہین ہوا تو یہ بات فرضی ہے
یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہین انتہے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ نے ہمکو یہ
وصیت کی ہے کہ ہم مان باپ کے ساتھ اچھا سلوک رکھین وہ سلوک یہی ہے کہ سوای شرک وکفر
کے ہر امر مین اونکی اطاعت کرین پہر باشارۃ النص مان کے حق کی زیادتی بیان فرمائی کہ اوسکی
تکالیف بہ نسبت باپ کے زیادہ ہے اسلئے استحقاق بہی مان کا واسطے احسان کے زیادہ ہے
پہر اشارہ کیا کہ اولاد سعادتمند وہ ہے جو اللہ کا شکر بجالاوے اور مان باپ کی طرف کا بہی شکر ادا کرے
اس جگہ سے یہ بہی نکلتا ہے کہ جسکو دعا کرنا ہو وہ یہ دعا کرے جو اسجگہ مذکور ہے ۰ ادب اغفرلی
ولوالدی ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین والمومنات ولا تزد الظالمین الا تبارا
ای رب معاف کر مجکو اور میرے باپ کو اور اوسکو جو آوے میرے گہر مین ایماندار ہوکر اور سب
ایمان والے مردون اور عورتون کو اور گنہگارون پر یہی بڑہتا کر برباد ہونا **ف** یہ دعا
نوح علیہ السلام نے کی تہی معلوم ہوا کہ دعا کرنا واسطے مان باپ کے سنت انبیا علیہم السلام ہے
پہلے انکے لئے دعا کرے پہر اور مومنین ومومنات کے لئے یعنی جسطرح کہ اللہ نے مان باپ کو
بعد اپنے سب اہل حقوق پر ہر جگہ مقدم رکھا ہے اسی طرح اولاد اونکو دعا واحسان واطاعت و
ادب مین بعد خدا کے سب پر مقدم رکھے پہر ظالمون پر بد دعا کی اسمین اشارہ ہے طرف اس امر کے
کہ جو والدین کے لئے دعا نہین کرتا ہے اور اونکا حق نہین پہچانتا وہ ظالم ہے اور ظالم برباد ہونے
والا ہے انتہا واللہ تعالی

فصل بیان مین احادیث حقوق مادر و پدر کے

ابن مسعود کہتے ہین مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے فرمایا وقت پر نماز پڑہنا مین نے کہا پہر کونسا عمل فرمایا نیکی کرنا ماں باپ سے مین نے کہا پہر فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین رواہ البخاری ومسلم اس حدیث مین پہلے نماز کا ذکر کیا کیونکہ یہ اللہ کا حق ہے بندون پر پہر ماں باپ کے ساتہہ احسان ونیکی کرنیکا ذکر کیا معلوم ہوا کہ بعد اللہ کے حق کے سب سے مقدم ماں باپ کا حق ہے جسطرح کہ ترتیب نظم قرآنی مین بہی حق والدین کو سب حقوق پر مقدم ذکر کیا ہے بعد اپنے حق کے یہ اسلئے کہ جسطرح سب کا معبود ایک ہے اسی طرح ماں باپ ہر شخص کا ایک ہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ واحد حقیقی ہے اور ماں یا باپ واحد مجازی مین یہ ایک بڑی مناسبت ہے ماں باپ کو ساتہہ خالق حقیقی کے اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے اِن کے حقوق کو اپنے حق کے ساتہہ ملا کر ذکر کیا ہے تاکہ اولاد عظمت والدین کی اور تقدم اونکا سب اہل قرابت پر سمجہے پہر ذکر جہاد کا کیا یہ دلیل ہے اسبات پر کہ مرتبہ بر والدین کا فضیلت مین جہاد سے بڑہکر ہے ۱۴ ابوہریرہ کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا ہے لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ یعنی بیٹا باپ کو کچہہ بدلا اوسکے حق کا ادا نہین کرسکتا مگر یہ کہ باپ کو کسی شخص کا غلام پائے اور مول لیکر اوسکو آزاد کردے یعنی ایک حق باپ کا یہ بہی ہے کہ اوسکو ذلت رقیت سے نجات بخشے اگر ایسا اتفاق ہو ۱۵ ابن عمرو کہتے ہین ایک آدمی سنے آکر حضرتؐ سے اذن جہاد کرنیکا چاہا فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہین کہا ہاں فرمایا ففیہما فجاہد یعنی تو اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ تیرا جہاد یہی ہے رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی یہ دلیل ہے اس بات پر کہ خدمت والدین کی مقدم ہے التماس فضیلت جہاد پر حالانکہ جہاد وہ عمل ہے کہ جسکے برابر کوئی عمل نہین ہے غازی مغفور ہوتا ہے اور شہید ماجور مگر والدین کی خدمت کرنا اس سے

بھی بڑہکر فضیلت رکہتا ہے ۴ دوسری روایت مسلم کی یون ہے کہ ایک آدمی پاس حضرت کے
آیا کہا مین آپسے بیعت کرتا ہون ہجرت وجہاد پر اللہ سے طالب اجر ہون فرمایا فہل من والدیک
احد حی تیرے ماں باپ مین سے کوئی زندہ ہے کہا ہان دونون زندہ ہین فرمایا فتبتغی الاجر
من اللہ کیا تو اللہ سے طالب اجر کا ہے کہا ہان فرمایا فارجع الی والدیک فاحسن صحبتھما
یعنی پہر جا طرف اپنے ماں باپ کے اور اچہی طرح اونکی خدمت کر اس جگہہ صحبت وخدمت والدین
کو ہجرت وجہاد دونون پر ترجیح وتقدیم دی ہے ۵ ابن عمرو نے رفعاً کہا ہے ایک آدمی پاس
حضرت کے آیا اوسنے کہا مین تمہارے پاس آیا ہون کہ ہجرت پر بیعت کرون اور اپنے ماں باپ کو روتا
ہوا چہوڑ آیا ہون فرمایا ارجع الیھما فاضحکھما کما ابکیتھما رواہ ابوداؤد یعنی پہر جا
اور ماں باپ کو ہنسا جسطرح کہ تو نے اونکو رولایا ہے معلوم ہوا کہ ماں باپ کا حق اولاد پر بہ نسبت بعض
عبادات نافلہ کے مقدم تر ہے جیسے ہجرت ونحوہا ۶ ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد یمن
والون مین کا ہجرت کر کے پاس حضرت کے آیا آپنے فرمایا تیرا کوئی رشتہ دار یمن مین ہے اوسنے کہا
میرے ماں باپ ہین پوچہا اونہون نے تجکو اجازت دیدی ہے کہا نہین فرمایا جا کر اونسے
اذن لے اگر وہ تجکو اذن دین تو تو جہاد کر ورنہ اونکے ساتہہ نیکی کر رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ
بجالانا عبادات نافلہ کا اذن والدین پر موقوف ہے پہر امور دنیا مین اونکا اذن حاصل کرنا بالاولیٰ
معتبر ہوگا قال تعالیٰ لن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی مین اس جگہہ سے نہ ہلونگا جب تک
کہ میرے باپ اجازت نہ دینگے یہ دلیل ہے اطاعت والدین پر امور دنیاوی مین یہی حکم حق مین والدہ
کے بہی جاری ہے اسلئے کہ اوسکا حق بہ نسبت باپ کے سہ چند ہوتا ہے ۷ ابو ہریرہ کہتے ہین
ایک مرد آیا اوسنے حضرت سے اذن جہاد کا چاہا فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہین کہا ہان فرمایا
ففیھما فجاھد رواہ مسلم وغیرہ یعنی تو اونہین کی خدمت بجالا یہی تیرا جہاد ہے گویا خادم
اپنے والدین کا حکم مین مجاہد وغازی کے ہوتا ہے اور خدمت ماں باپ کی جہاد پر مقدم ہے ۸ انس
کہتے ہین ایک مرد آیا اور کہا مین جہاد کرنا چاہتا ہون لیکن مجکو قدرت جہاد کرنے پر نہین ہے فرمایا تیرے

ماں باپ این کوئی باقی ہے اوسنے کہا میری ماں ہے فرمایا فاتل اللہ فی برھا فاذا فعلت ذالک فانت حاج ومعتمر ومجاھد رواہ ابو یعلی والطبرانی فی الصغیر والاوسط و اسنادھما جید میمون بن نجیح وثقہ ابن حبان وبقیۃ رواتہ ثقات مشہورون یعنی اونکے ساتھ نیکی کر یا سید جب تو یہ کام کریگا تو تو حاجی اور عمرہ کرنیوالا اور جہاد کرنیوالا ہوگا اسجگہ بر والدین کو حج وعمرہ پر مقدم کیا ہے جس جگہ دیکھو کوئی عمل صالح بعد ادائے حق خدا ادای حقوق خدمت واطاعت وآداب والدین سے بڑھکر نہین پایا جاتا یہ خدمت ماں باپ کی گویا ساری عبادتون سے بڑھکر اجر رکھتی ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ جو مشقت حج وعمرہ وجہاد وہجرت مین ہوتی ہے وہ خدمت والدین مین نہین ہوتی ہے مگر اجر تواب اس خدمت کا عبادات مذکورہ سے بڑھکر ہے وہ بڑا بدنصیب ہے جو اس غنیمت باردہ کی قدر نجانے اور نعمت غیر مترقبہ کو ضائع کرے یہ ثواب کثیر فقط ایک ماں کی خدمت پر مترتب فرمایا پہر اگر باپ بہی موجود ہو اور اوسکی بہی خدمت بجالا‌ئے تو سمجھو کہ دونون کی خدمت کرنیکے تین اجران اعمال کا بہی دو چند ہو جائیگا وللہ الحمد اور اگر اس اجر کو مقصور خدمت والدہ پر کہین اور حدیث کو مورد پر قصر کرین تو اس سے مزیت حقوق وخدمت والدہ کے والد پر سمجہی جاتی ہے واللہ اعلم یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جسکو قدرت حج وجہاد وغیرہا کی نہو اور وہ یہ چاہے کہ مجکو اجران عبادتون کا ملے تو اوسکے حاصل کرنیکی یہ تدبیر ہے کہ وہ ماں باپ کی خدمت بجالائے وللہ الحمد ۹ طلحہ بن معاویہ سلمی نے کہا ہے مینے پاس حضرت کے آکر عرض کیا کہ اے رسول خدا مین ارادہ جہاد کا رکہتا ہون راہ خدا مین فرمایا امک حیۃ تیری ماں زندہ ہے مینے کہا ہاں فرمایا الزم رجلیھا فثم الجنۃ رواہ الطبرانی یعنی نیچے اوسکے قدمون کے لگا رہ اوسجگہ جنت ہے مراد لزوم رجلین سے یہ ہے کہ سامنے ماں کے ذلیل وخوار وخدمت گذار رہا کہ تیری مغفرت اسی مین ہے اس حدیث مین بہی خدمت مادر کو جہاد پر تقدیم دی ہے ۱۰ ابو امامہ کہتے ہین ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدھما قال ھما جنتک

ونارك رواه ابن ماجه یعنی ایک مرد نے کہا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ماں باپ
کا اولاد پر کیا ہے فرمایا وہ دونوں تیری بہشت و دوزخ ہین مطلب یہ ہے کہ اگر تو نے اونکا حق ادا
کیا اور اونکو راضی رکھا تو تجھے جنت ملیگی تو بخشا جائیگا اور اگر تو نے اونکا حق تلف کیا اور اونکو
ناراض رکھا تو تجھے دوزخ ملیگی تجکو عذاب ہوگا اس حکم میں ماں باپ دونوں کو برابر و یکسان کیا
۱۱ معاویہ بن جاہمہ کہتے ہین کہ جاہمہ نے پاس حضرت کے آکر کہا ای رسول خدا میں جہاد کرنا چاہتا
ہوں اور آپکے پاس مشورہ لینے کو آیا ہوں فرمایا تیری ماں ہے کہا ہاں فرمایا فالزمها فان الجنة
عند رجلیها رواه ابن ماجه والنسائی واللفظ له والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی ماں
کی خدمت کیا کر کیونکہ جنت نزدیک اوسکے دونوں پاؤں کے ہے ورواه الطبرانی باسناد
جید ولفظه قال اتیت النبی صلعم استشیره فی الجهاد فقال النبی صلعم الك والدان
قلت نعم قال الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما اس روایت میں ماں باپ دونوں کی خدمت
کرنیکا حکم دیا ہے اور دونوں کے پیر قدم جنت کو بتایا ہے ۱۲ ایک شخص پاس ابو دردا کے آیا
اور کہا میری ایک عورت ہے اور میری ماں مجکو یہ حکم کرتی ہے کہ میں اوسکو طلاق دیدوں کہا مینے
حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك
الباب او احفظه رواه ابن ماجه والترمذی واللفظ له وقال ربما قال سفیان
ابی قال الترمذی حدیث صحیح یعنی باپ افضل دروازہ ہے منجملہ ابواب بہشت کے تو چاہے
اوسکو ضائع کر چاہے محفوظ رکھ سفیان نے اس روایت میں کبھی بجای امی کے لفظ ابی کہا ہے
ابن حبان کا لفظ اس حدیث میں یون ہے کہ ایک آدمی پاس ابو الدردا کے آیا اور کہا میرا باپ
میرے پیچھے پڑا رہا یہانتک کہ میرا بیاہ کر دیا اور اب وہ مجکو حکم کرتا ہے کہ میں اوسکو طلاق دیدوں ابو الدردا
نے کہا میں تجکو نہ یہ حکم دون کہ تو باپ کا عقوق کر اور نہ یہ کہوں کہ تو اوسکو طلاق دیدے اتنی بات
ہے کہ مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے والد اوسط ابواب جنت ہے تو اس باب کی محافظت کر اگر چاہے
یا چھوڑ دے عطا کہتے ہین میں گمان کرتا ہوں کہ اوس شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیدی انتہی

مین کہتا ہون ایک روایت مین ذکر مان کا آیا ہے دوسری روایت مین ذکر باپ کا یہ دلیل ہے
اس بات پر کہ وجوب حقوق و اطاعت مین مان باپ دونون کا ایک ہی حکم ہے مان طلاق دلادے
یا باپ بجا آوری اونکے حکم کی ضرور ہے ۱۴ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے نیچے ایک عورت
تھی مین اوسکو چاہتا تھا عمر رضی اللہ عنہ اوس سے ناخوش رہتے تھے مجھسے کہا کہ تو اوسکو طلاق
دیدے مین نے نہ مانا عمر نے آکر حضرت سے کہا حضرت نے مجھسے فرمایا طلقہا تو اوسکو چھوڑ دے
رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ وقال الترمذی
حدیث حسن صحیح یہ حدیث دلیل واضح ہے اس بات پر کہ طلاق زن مین بیٹا اطاعت باپ کی کرے
یہی حکم نسبت مان کے ہے کہ اگر وہ بھی طلاق دلوایا چاہے تو اوسکا حکم اوٹھا لے رہی بیٹی
سو طلاق اوسکی ہاتھہ مین اوسکے شوہر کے ہے نہ اوسکے ہاتھہ مین ہان اگر وہ خود مختار ہوتی تو بحکم والدین
طلاق لے سکتی تھی مگر یہ کہ خاوند اختیار طلاق کا اوسکے ہاتھہ مین دیدے کہ اس صورت مین اگر
باطاعت والدین تفریق کو اختیار کریگی تو یہ امر بر والدین مین داخل رہیگا ۱۵ انس بن مالک
کا لفظ رفعاً یہ ہے من سرہ ان یمد لہ فی عمرہ ویزاد فی رزقہ فلیبر والدیہ ولیصل رحمہ
رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح وھو فی الصحیح باختصار ذکر البر یعنی جسکو
یہ بات خوش آوے کہ اوسکی عمر دراز ہو اور اوسکا رزق زیادہ ہو تو اوسکو چاہیے کہ مان باپ کے ساتھہ
نیکی و سلوک کرے اور صلہ رحم بجالاوے یہ فائدہ بر والدین کا تو دنیا مین ہے کہ عمر طویل و رزق
وافر ہاتھہ آتا ہے اور آخرت مین جزا اوسکی جنت ہے اور اسکے خلاف مین جہنم متعین ہے ۱۵
معاذ بن انس رفعاً کہتے ہین من بر والدیہ طوبی لہ زاد اللہ فی عمرہ رواہ ابو یعلی والطبرانی
والحاکم والاصبہانی وقال الحاکم صحیح الاسناد یعنی جسنے نیکی کی ساتھہ مان باپ کے
اوسکو خوشی ہو اللہ اوسکی عمر دراز کرے طول حیات ایک ایسی چیز ہے جسکی تمنا ہر فرد بشر
رکھتا ہے لکن کسی شخص کے ہاتھہ مین تدبیر اس امر کی نہین ہے اللہ نے یہ تدبیر بتائی لکن اکثر
لوگ اسکی قدر نہین جانتے حالانکہ اہل علم و عمل کو تجربہ اس طول حیات کا اس تدبیر کے ساتھہ ہو چکا

۱۷ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم پارسا رہو لوگونکی بی بیون سے پارسا رہینگی عورتین تمہاری
نیکی کرو اپنے آبا سے نیکی کرینگے تم سے ابنا تمہارے الحدیث رواہ الحاکم وقال صحیح
الاسناد معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے باپ سے نیکوکار رہتا ہے تو اوسکی اولاد بہی اوسکے ساتھہ
نیکی کرتی ہے ولا فلا ۱۷ ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا بروا آباءکم تبرکم ابناؤکم
وعفوا تعف نساءکم رواہ الطبرانی باسناد حسن ورواہ ایضا ہو وغیرہ من حدیث
عائشۃ یعنی نیک رہو اپنے باپون سے کہ نیک رہین تم سے تمہارے بیٹے اور پارسائی کرو تم کہ
پارسا رہین تمہاری عورتین یہ بات جو اس حدیث مین فرمائی ہے تجربہ مین آچکی ہے کہ جو کوئی
والدین کے ساتھہ نیکی نہین کرتا ہے غالبًا اوسکی اولاد بہی اوسکے ساتھہ نیکوکار نہین ہوتی

	سالہا بر تو بگذرد کہ گذر تو بجای پدر چہ کردی خیر	۵	نکنی سوی تربت پدرت تا ہمان چشم داری از پسرت	

اسی طرح جو لوگ حرامکار عیاش ہوتے ہین اونکی عورتین بہی پرہیزگار نہین ہوتین وہ بہی
حرام کرنے لگتی ہین ۱۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رفعًا کہتے ہین رغم انفہ ثم رغم انفہ
ثم رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر او احدہما ثم
لم یدخل الجنۃ رواہ مسلم یعنی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی تین بار اسیطرح فرمایا پوچھا کسکی
ناک خاک آلودہ ہو فرمایا جسنے اپنے مان باپ کو وقت بڑہاپے کے پایا ایک کو یا دونونکو
سے پہر جنت مین نگیا یعنی ایسے وقت مین اونکی خدمت وطاعت اختیار کرکے جنت لینا
آسان تہا لکن اپنی بدنصیبی سے محروم رہا معلوم ہوا کہ خدمت والدین سبب حصول جنت ہے
۱۹ حدیث طویل جابر بن سمرہ مین آیا ہے کہ حضرت منبر پر چڑہے پہر تین بار کہا آمین آمین
آمین پہر فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا ای محمد من ادرک احد ابویہ فمات
فدخل النار فابعدہ اللہ قل آمین فقلت آمین رواہ الطبرانی باسانید احدہا
حسن یعنی جسنے پایا ایک کو مان باپ مین سے پہر وہ دوزخ مین گیا تو اللہ نے اوسکو دور

ڈالا کہ آمین جینے آمین کہی مطلب یہ ہے کہ فقط مان کو پایا یا باپ کو لیکن وہ کام نکیا جس سے
وہ راضی رہتے اور جنت ملتی بلکہ اونکو ناخوش رکہا اور دوزخ مول لی تو ایسا شخص اللہ
کی جناب سے دور ہے حضرت سے جبریل علیہ السلام کا آمین کہلانا اور حضرت کا آمین کہنا
اس دعا پر دلیل واضح ہے اس بات پر کہ عاق والدین یقینا دوزخی ہوتا ہے ۰ ۱۴ ابو ہریرہ
کا لفظ مرفوع یہ ہے من ادرک ابویہ او احدھما فلم یبرھما فدخل النار فابعدہ
اللہ قل آمین فقلت آمین رواہ ابن حبان فی صحیحہ اسمین صراحت ہے اس بات
کی کہ وہ دوزخ مین اسلئے گیا اور اللہ سے دور جا پڑا کہ اوسنے مان باپ کے ساتھ نیکی نکی
مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ برائی کی یا نہ برائی کی اور نہ نیکی تو ان دونون صورت مین جنت
سے محروم رہا اور دوزخ مین داخل ہوا اسکو ابن حبان سنے حدیث حسن بن مالک بن حویرث
سے بہی روایت کیا ہے ۱۵ آخر حدیث کعب بن عجرہ مین مرفوعًا یون آیا ہے بعد من ادرک
ابویہ الکبر عندہ او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ قلت آمین رواہ الحاکم وغیرہ
ورواہ الطبرانی من حدیث ابن عباس نحوہ وفیہ من ادرک والدیہ او احدھما
فلم یبرھما دخل النار فابعدہ اللہ واسحقہ یعنی دور جا پڑا وہ شخص جسنے پایا اپنے
والدین کو یا ایک کو اون دونو مین سے بوڑہا پہر داخل نکیا اون دونون نے اوسکو بہشت
مین جسنے کہا آمین حضرت کا آمین کہنا دلیل ہے قبول پر اس دعا کے معلوم ہوا کہ بد سلوکی
کرنیوالا مان باپ سے دوزخ مین جائیگا نسبت ادخال جنت کے طرف ابوین کے دلیل ہے اسبات
پر کہ نیکی کرنا ساتہہ اونکے منجملہ موجبات جنت کے ہے اونکی رضامندی اسکو بہشت مین لیجائیگی
اور عدم برّ اونکا جہنم کی سیر کرائیگا اور ایسا شخص اللہ سے بعید اور آخرت مین ہالک ہوگا عیاذًا باللہ
۱۶ حدیث مالک بن عمرو قشیری مین فرمایا ہے من ادرک احد ابویہ ثم لم یغفر لہ
فابعدہ اللہ وفی روایۃ فاسحقہ رواہ احمد من طرق احدھا حسن یعنی جسنے
پایا ایک کو مان باپ مین سے پہر وہ بخشا نگیا تو اللہ نے اوسکو دور ڈالا یعنی اپنی رحمت سے

اوراوسکو ہلاک کردیا پس جبکہ برے ترک احسان پر یہ وعید شدید آئی ہے تو پھر اوس دل دکھا کا کیا حال
ہوگا جو کہ عوض احسان کے اسات کرتی ہے اور بدلے آرام کے تکلیف پہنچاتی ہے اور نا
ناسزا ماں باپ کو ستاتی ہے اور جس بات میں اونسے بحث کرنا نچاہیے اوس بار میں بے ادبی
سے پیش آتی ہے اور امور مباح وجائز پر معترض ہوتی ہے اور کچھ پروا اونکی خوشی ناخوشی
کی بمقابلہ اپنی غرض نفسانی وامر باطل کے نہیں کرتی ایسی اولاد بے شک و شبہ مستحق جہنم کی
ہوجاتی ہے ۱۴۳ حدیث طویل ابن عمر میں رفعًا الغنیمن قصہ اہل غار آیا ہے کہ تین آدمی
رات کو ایک غار میں شب باش ہوئے تھے اوس غار کے منہ پر ایک پتھر پہاڑ سے آگرا منہ
غار کا بند ہوگیا اونھوں نے کہا اس پتھر سے نجات نہو گی مگر اسیطرح کہ اللہ سے اپنے اعمال صالحہ
کا ذکر کرکے دعا کرو ایک شخص نے اونمیں سے کہا اللہم کان لی ابوان شیخان کبیران وکنت
لا اغبق قبلہما اہلا ولا مالا فنأی بی طلب شجرۃ یوما فلم ارح علیہما حتی ناما
فحلبت لہما غبوقہما فوجدتہما نائمین فکرہت ان اغبق قبلہما اہلا ومالا
فلبثت والقدح علی یدی انتظر استیقاظہما حتی برق الفجر فاستیقظا فشربا
غبوقہما اللہم ان کنت فعلت ذلک ابتغاء وجہک ففرج عنا ما نحن فیہ من
ہذہ الصخرۃ فانفرجت شیئا لا یستطیعون الخروج الحدیث رواہ الشیخان
یعنی اوس شخص کے ماں باپ سو گئے تھے یہ ساری رات پیالہ دودھ کا لیے ہوئے اونکے جاگنے
کا انتظار کرتا رہا نہ آپ پیا اور نہ اپنے اہل و مال کو پلایا اس عمل صالح کے یاد دلانے پر اللہ
نے اوس پتھر کو کسی قدر لب غار سے سرکا دیا یہ حدیث کئی طرق والفاظ سے آئی ہے آیت
دلیل ہے اسبات پر کہ نیکی کرنا اور خدمت بجالانا ماں باپ کا موجب دفع عذاب و حصول نجات
کا ہوتا ہے پھر جبکہ یہ بر یہاں دنیا میں نفع کرتا ہے تو آخرت میں بالاولی نافع و منجی ہوگا ونسئلہ

فصل بیان مین احادیث کے متعلقہ حقوق وعقوق والدین کے

ابوہریرہ کہتے ہین ایک شخص آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی
قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ابوك رواہ البخاری ومسلم یعنی بڑا
حقدار لوگو نمین ساتھہ اچھے برتاؤ کے کون ہے فرمایا تیری مان کہا پہر کون فرمایا تیری مان کہا پہر
کون فرمایا تیری مان کہا پہر کون فرمایا تیرا باپ یہ حدیث دلیل روشن ہے اس بات پر کہ حق
خدمت وصحبت مادر کا بہ نسبت پدر کے سہ چند ہوتا ہے وفی روایۃ اخری قال امك ثم
امك ثم اباك ثم ادناك فادناك ہذا لفظہما وزاد مسلم فقال نعم وابیك
لتنبأن اس روایت مین بہی مان کو دوبار اور باپ کو بار چہارم مین ذکر کیا ہے پہر اقرب
فالاقرب کو فرمایا پہر ارشاد کیا کہ تجہے خبر اس حال کی معلوم ہوجائیگی یعنی یہ حال کہ انجام حقوق
وعقوق والدین کا کیا ہوتا ہے ؎ اسماء بنت ابی بکر کہتی ہین کہ میری مان آئی وہ مشرکہ تہی
مینے حضرت سے استفتا کیا کہ میری مان آئی ہے اور وہ راغب ہے کیا مین اوسکے ساتہہ
صلۂ رحم کرون فرمایا نعم صلی امك یعنی مان اوسکے ساتہہ سلوک کر رواہ الشیخان
وابوداؤد ولفظہ قالت قدمت علیّ امی راغبۃ فی عہد قریش وہی راغمۃ
مشرکۃ فقلت یا رسول اللہ ان امی قدمت علی وہی راغمۃ مشرکۃ افاصلہا
قال نعم صلیہا منذری نے کہا راغبۃ ای طامعۃ فیما عندی تسألنی الاحسان
الیہا راغمۃ ای کارہۃ للاسلام یہ صریح دلیل ہے اس بات پر کہ اگرچہ مان باپ مشرک ہون
لکن اونکے ساتہہ احسان وسلوک کرنا داخل صلۂ رحم ہے اونکا کفر وشرک اونکی عزت وآبرو
وبر سے مانع نہین ہے ؎ ابن عمر نے رفعًا کہا ہے رضا اللہ فی رضا الوالد وسخط اللہ فی
سخط الوالد رواہ الترمذی ورجح وقفہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال
صحیح علی شرط مسلم یعنی رضا مندی اللہ کی باپ کی رضا مندی مین ہے اور خفگی اللہ کی

باپ کی خفگی مین اکثر حدیثین جو بیان مین حقوق والدین کے آئی ہین اونمین اسلام کو شرط نہین
کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق ماں باپ کے دونون حالت مین اسلام ہو یا کفر
ثابت ہین فقط اطاعت ماں باپ کی شرک مین نہین ہے جسطرح کہ قرآن پاک مین آچکا ہے
باقی سب امور مین طاعت والدین کی واجب ہے ۳ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے طاعة
الله طاعة الوالد ومعصية الله معصية الوالد رواه الطبرانی یعنی اللہ کی طاعت
باپ کی طاعت مین اور اللہ کی معصیت باپ کی معصیت مین ہے یہی حکم طاعت و معصیت
والدہ کا ہے کیونکہ اکثر آیات واحادیث مین ماں باپ دونون کو بمقدمہ حقوق یکجا ذکر کیا ہے
کچھ تفرقہ نہین فرمایا پھر جس صورت مین کہ حق ماں کا باپ سے سہ چند ہوتا ہے تو جو بات
واسطے والد کے ثابت ہوگی وہ واسطے والدہ کے بالاولی ثابت ہے اور مادۂ اشتقاق بھی
لغۃ اسکو مقتضی ہے واللہ اعلم ۵ ابن عمر یا ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہے رضا الرب تبارك
وتعالی فی رضا الوالدین وسخط الله تبارك وتعالی فی سخط الوالدین رواه البزار
یعنی رضامندی رب کی ماں باپ کی رضامندی مین ہے اور ناخوشی اللہ کی ماں باپ کی ناخوشی
مین ہے جس سے والدین راضی ہین اللہ بھی اوس سے راضی ہے اور جس سے وہ خفا ہین
اللہ بھی اوس سے خفا ہے ۶ ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی نے آکر حضرت سے کہا مینے ایک بڑا
گناہ کیا ہے میرے لئے توبہ ہے فرمایا تیری ماں ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہاں فرمایا
اوسکے ساتھ نیکی کر رواه الترمذی واللفظ له وابن حبان فی صحیحه والحاکم الا انهما قالا
هل لك والدان بالتثنية وقال الحاکم صحیح علی شرطهما حب خالہ کے ساتھ جو ماں
کی بہن ہوتی ہے احسان و نیکی کرنا سبب مغفرت گناہ عظیم کا ہے تو ماں کے ساتھ احسان
کرنے مین بالاولی کبائر ذنوب بخشے جاوینگے اسمین کچھ شک نہین ہے ۷ مالک بن ربیعہ ساعدی
کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے کہ اتنے مین ایک مرد بنی سلمہ کا آیا اور کہا ای رسول خدا
هل بقی من بر ابوی شیٔ ابرهما به بعد موتهما قال نعم الصلوة علیهما والاستغفار لهما

وانفاذ عهدهما من بعدهما وصلة الرحم التي لا توصل الا بهما واكرام صديقهما رواه ابو داؤد وابن ماجه وابن حبان في صحيحه وزاد في آخره قال الرجل ما اكثر هذا يا رسول الله واطيبه قال فاعمل به يعني ماں باپ کے ساتھہ احسان ونیکی کرنے مین سے کچھہ باقی ہے بعد اونکی موت کے فرمایا ہان دعا کرنا اونکے لئے اور استغفار کرنا اور اونکے عہد کو جاری کرنا اور صلہ کرنا اوس رحم کا جو اونکے سبب سے ہو اور اکرام کرنا اونکے صدیق یعنے دوستدار کا اوسنے کہا یہ تو بہت کچھہ ہوا اور بہت اچھا ہوا فرمایا تو اسپر عمل کر اس حدیث مین حضرت نے منجملہ حقوق مابعد الموت کے پانچ حق بیان فرمائے اور حکم دیا کہ انپر عمل کرنا چاہئے اب وہ زمانہ ہے کہ کوئی شخص الا ماشاء اللہ ماں باپ زندہ کا حق بہی اونکی زندگی مین ادا نہین کرتا ہے پہر بعد اونکی موت کے کون کسکو پوچہتا ہے ان حقوق کو وہی شخص بجا لائیگا جو سعید ازلی ہے ۸ عبد اللہ بن دینار کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عمر کو ایک اعرابی یعنی گنوار مکہ کی راہ مین ملا ابن عمر نے اوسکو سلام کیا اور اپنے گدہے پر سوار کر لیا جسپر وہ خود سوار ہوتے تھے اور اپنا عمامہ اوسکو دیا ابن دینار نے کہا ہمنے کہا اصلحک اللہ یہ لوگ اعراب ہین تہوڑی سی چیز مین خوش ہو جاتے ہین کہا ان ابا هذا كان ودا لعمر بن الخطاب یعنی اسکا باپ عمر کا دوست تہا اور مینے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابيه رواه مسلم یعنی بڑی نیکی یہ ہے کہ باپ کے دوستون سے صلہ کرے اس جگہہ دیکہو کہ وہ گنوار خود دوست عمر بہی نہ تہا بلکہ اوسکا باپ عمر کا دوست تہا مگر ابن عمر نے اپنے باپ کے دوست کے بیٹے کے ساتھہ یہ سلوک کیا سلف صالح اسی طریق پر تھے ○

نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند	جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

۹ ابو بردہ کہتے ہین مین مدینہ مین آیا ابن عمر میرے پاس آئے اور کہا تو جانتا ہے کہ مین تیرے پاس کیون آیا ہون مینے کہا نہین کہا مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے من احب ان يصل اباه في قبره فليصل اخوان ابيه وانه كان بين ابي عمر وبين ابيك

اخاه ودّ ناحب ، ان اصل ذلك رواه ابن حبان فی صحیحہ یعنی جو شخص یہ بات دوست رکھے کہ باپ کو صلہ اوسکی قبر مین کرے وہ باپ کے برادران دینی کے ساتھ صلہ کرے میرے باپ عمر اور تیرے باپ کے درمیان برادری و دوستی تھی میں نے چاہا کہ میں اوسکا صلہ کرون

فصل بیان مین احادیث عقوق والدین کے

اسغیرہ بن شعبہ رض کہتے ہین ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات ووعاد ھات وکرہ لکم قیل وقال وکثرة السؤال واضاعة المال رواہ البخاری وغیرہ یعنی اللہ نے حرام کیا ہے تمپر ماؤن کی نافرمانی کو اور بخل وطمع کو اور مکروہ رکھا ہے واسطے تمہارے بکواس کو اور بھیک مانگنے کو اور مال ضائع کرنے کو اس حدیث مین عقوق مادر کو ذکر کیا ہی یہی حکم باپ کے عقوق کا ہے مان کا ذکر بالخصوص اسلئے کیا ہے کہ مان کا حق بہت زیادہ ہے اور مان ذراسی نافرمانی پر سخت تکلیف پاتی ہے اسلئے اوسکے عقوق سے پرہیز کرنا واجب ہے ۔ حدیث ابوبکرہ مین فرمایا ہے الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراك باللہ وعقوق الوالدین الحدیث رواہ البخاری ومسلم والترمذی یعنی کیا خبر نہ دون تمکو سب سے بڑے کبیرہ گناہ کی تین بار اسی طرح کہا ہم نے کہا ہان فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنا مان باپ کی اس جگہ مان باپ کے عقوق کو ہمراہ شرک باللہ کے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ گناہ بہت ہی بڑا ہے اللہ کی نافرمانی کرنا شرک ہوتا ہے اوسکی نافرمانی یہی ہے کہ سوا اوسکے کسی دوسرے کی عبادت کرے مان باپ کی نافرمانی عقوق ہوتی ہے کہ اونکی اطاعت سے سرتابی کرے اونکو رنج وتکلیف پہنچاوے اسلئے یہ دونون گناہ کی سزا جہنم ہے عیاذاً باللہ ۔ عبداللہ بن عمرو کہ لفظ نقل کیے ہے الکبائر الاشراك باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری یعنی کبائر یہ ہین کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرے مان باپ

کی نافرمانی کرے کسی جان کو قتل کرے جھوٹی قسم کھائے معلوم ہوا کہ بعد شرک کے عقوق گناہ کبیرہ ہے اور گناہ میں قتل کے نسبت بھی بڑھ کر ہے ترتیب ذکر کی اسکو مقتضی ہے ۴ انس کہتے ہیں حضرتؐ نے ذکر کبائر کا کیا پھر فرمایا الشرک باللہ و عقوق الوالدین الحدیث رواہ الشیخان والترمذی یعنی شرک و عقوق کبائر معاصی ہیں عقوق کو ہر جگہ ہمراہ شرک کے ذکر کرنا دلیل واضح ہے اس گناہ کے اکبر کبائر ہونے پر گویا عاق برابر مشرک کے ہوتا ہے اسلئے کہ وہ واحد حقیقی کا نافرمان ہے اور یہ واحد مجازی کا نافرمان ۵ حضرتؐ نے ایک خط اہل یمن کو لکھا تھا اور ہمراہ عمرو بن حزم کے بھیجا تھا اوسمیں یہ لکھا تھا کہ ان اکبر الکبائر عند اللہ یوم القیامۃ الاشراک باللہ و عقوق الوالدین الحدیث رواہ ابن حبان یعنی سب سے بڑا گناہ کبیرہ نزدیک اللہ کے دن قیامت کو یہی شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنا ماں باپ کی ہے ۶ حدیث ابن عمرؓ میں فرمایا ہے ثلاثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیامۃ العاق لوالدیہ و مدمن الخمر والمنان عطاءہ وثلثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث والرجلۃ رواہ النسائی والبزار واللفظ لہ باسنادین جیدین والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ ابن حبان فی صحیحہ شطرہ الاول یعنی تین شخص ہیں جنکی طرف دن قیامت کے اللہ تعالیٰ نظر نکریگا ایک نافرمان ماں باپ کا دوسرے دائم الخمر تیسرے دیکر احسان رکھنے والا اور تین شخص ہیں جو جنت میں نجائینگے ایک عاق ماں باپ کا دوسرے دیوث تیسرے عورت مردانہ وضع منذری نے کہا الدیوث بتشدید الیاء ھو الذی یقر اھلہ علی الزنا مع علمہ بھم والرجلۃ بفتح الراء وکسر الجیم ھی المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال یعنی دیوث وہ مرد جو اپنی اہلخانہ کو زنا کرنے دے اور اوسکے حال سے واقف ہو اور رجلہ وہ عورت ہے جو مشابہ مردوں کے بنے ۷ حدیث ابن عمرؓ میں فرمایا ہے ثلاثۃ حرم اللہ تعالیٰ علیہم الجنۃ مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر الخبث فی اھلہ رواہ احمد واللفظ لہ والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی تین شخص ہیں کہ حرام کیا ہے اللہ نے

اونپر جنت کو ایک شرابخوار دائمی دوسرا عاق تیسرا دیوث جو اپنی جورو کو زنا پر برقرار رکھتا ہے
ہمجا تامل کی ہے کہ دیوث کو کسکے ساتھ اسجگہ شامل کیا ہے اور انجام عاق کا کیا بتایا ہے کہ
بہشت اوسپر حرام ہے ۸ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے یراح ریح الجنۃ من مسیرۃ
خمسمایۃ ولا یجد ریحہا منان بعملہ ولا عاق ولا مدمن خمر رواہ الطبرانی الصغیر
اسکو منذری نے بلفظ روی روایت کیا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے کہ جنت کی ہوا پانسو برس کی راہ
آتی ہے لیکن یہ ہوا احسان رکھنے والا اپنے عمل سے اور عاق یعنی نافرمان ماں باپ کا اور دائم الخمر
نپاویگا گویا عاق جنت سے پانسو برس کی راہ تک دور ہوگا اوسکو بہشت کی ہوا تک نہ لگیگی حیاذاً باللہ
۹ ابوامامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ثلاثۃ لا یقبل اللہ عز وجل منہم صرفا ولا عدلا عاق
ومنان ومکذب بقدر رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ باسناد حسن
تین شخص ہیں کہ قبول نہیں کرتا اللہ اونسے فرض اور نہ نفل ایک عاق دوسرا منان تیسرا جھٹلانے
والا تقدیر کا یہ وعید نہایت شدید ہے حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ عاق کی کوئی عبادت بھی
قبول نہیں ہوتی ہے جبتک کہ توبہ نکرے اور باز نہ آئے ۱۰ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے اربع
حق علی اللہ ان لا یدخلہم الجنۃ ولا یذیقہم نعیمہا مدمن الخمر واکل الربا
واکل مال الیتیم بغیر حق والعاق لوالدیہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی
چار شخص ہیں حق ہے اللہ پر کہ داخل نکرے اونکو بہشت میں اور نہ چکھائے اونکو مزہ اوسکے آرام
کا ایک وہ شخص جو شراب پیا کرتا ہے دوسرا وہ شخص جو سود کھاتا ہے تیسرا وہ شخص جو ناحق مال
یتیم کا کھاتا ہے چوتھا وہ شخص جو نافرمانی کرتا ہے اپنے ماں باپ کی گویا ان چار قسم کے لوگوں کا
جنت میں نہ جانا اللہ نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے یعنی اگر بے توبہ و بے عفو صاحب حق کے
مرجاینگے عقوق عباد میں بہ نسبت حقوق خدا کے اسیطرح کی وعید شدید ہر جگہ قرآن و حدیث
میں آئی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں ڈرتے ۱۱ ثوبان سے رفعاً مروی ہے ثلاثۃ لا ینفع
معہم عمل الشرک باللہ وعقوق الوالدین والفرار من الزحف رواہ الطبرانی

نی الکبائر مین جنہین ہین کہ نفع نہین کرتا ہمراہ اونکے کوئی عمل ایک شرک کرنا ساتھہ اللہ کے
دوسرے نافرمانی کرنا مان باپ کی تیسرا بہاگنا جہاد سے اسجگہ عقوق کو بہی ہمراہ شرک کے ذکر
کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انجام ان دونون امر کا ایک ہے کہ اگر سارے اعمال صالحہ بجالا یا ہے
مگر شرک بہی کرتا ہے تو وہ سب عمل بیکار گئے اسی طرح عقوق کے ہوتے عاق کو اوسکے
اعمال صالحہ کچہہ فائدہ نہین دیتے ۱۲ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے منجملہ کبائر کے ایک گالی
دینا ہے مرد کا اپنے مان باپ کو کہا اے رسول خدا کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بہی دشنام دیتا ہے
فرمایا ہان کسیکے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو دیتا ہے کسیکی مان کو گالی دیتا ہے وہ اسکی
مان کو گالی دیتا ہے رواہ الشیخان وابو داؤد والترمذی مین کہتا ہون یہ گالی دینا تو
گویا بالواسطہ ہے اس زمانہ مین ایسے لوگ بہی ہین کہ خود بلا واسطہ مان باپ کو برا کہتے ہین اور
گالی دیتے ہین اور بد دعا کرتے ہین اس فعل کا گناہ اوس فعل سابق سے بہی بڑہکر ہوتا ہے
دشنام دینا مان باپ کو اس حدیث سے منجملہ کبائر و عقوق کے ثابت ہوا و لہذا اس حدیث
کو اہل حدیث نے باب عقوق مین ذکر کیا ہے ۱۳ ایک روایت بخاری و مسلم کی یہ ہے
ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ وکیف یلعن الرجل
والدیہ قال یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسبہا مہ یعنی گالی دینا کسیکے
مان باپ کو کہ وہ اسکے مان باپ کو اوسکے عوض مین گالی دے اکبر کبائر ہے ایسی حرکت کرنیوالا
عاق ہوتا ہے ۱۴ عمرو بن مرہ جہنی کہتے ہین ایک شخص نے آکر کہا اے رسول خدا مینے اسبات کی
گواہی دی ہے کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور نماز پنجگانہ پڑہے اور زکوٰۃ
دی ہے اور روزہ رکہا ہے فرمایا من مات علی ھذا کان مع النبیین والصدیقین
والشھداء یوم القیامۃ ھکذا ونصب اصبعیہ ما لم یعق والدیہ یعنی ایسا شخص
دن قیامت کے ہمراہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کے ہوگا پہر دو انگلیان کہڑی کر کے
فرمایا یہ بات جب ہوگی کہ مان باپ کا عاق نہوگا یعنی ہمراہ عقوق کے یہ سارے اعمال صالحہ

جو فرائض واجب ہین اور جنسے آدمی مسلمان ٹھیرتا ہے برباد ہوجاتے ہین کچہ نفع ان حسنات
کا اوسکو وہان حاصل نہوگا رواہ احمد والطبرانی باسنادین احدہما صحیح ورواہ
ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہما باختصار **۵** حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ
حضرتؐ نے مجکو دس کلمات کی وصیت فرمائی کہا لا تشرک باللہ شیئاً وان قتلت وحرقت
ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اہلک ومالک الحدیث رواہ
احمد وغیرہ یعنی شریک نکر ساتھہ اللہ کے کسی شئے کو اگرچہ تو قتل کیا جاوے یا آگ مین
جلایا جاوے اور نافرمانی وعقوق نکر مان باپ کا اگرچہ وہ تجکو حکم دین کہ تو اپنے اہل ومال کو
چھوڑ دے معلوم ہوا کہ مان باپ کو اولاد پر سب طرح کی حکمرانی کا مرتبہ حاصل ہے وہ کسی طرح کی
تکلیف دین اسکو اوٹھانا چاہیے کسی حال مین بھی اونسے روگردان اور سرتاب نہو یہ نہایت
درجہ اطاعت کا ہے جسکا صریح حکم اس حدیث مین دیا ہے **۶** حدیث جابر بن عبد اللہ مین
فرمایا ایاکم وعقوق الوالدین فان ریح الجنۃ یوجد من مسیرۃ الف عام ولا یجدہا
عاق الحدیث رواہ الطبرانی فی الاوسط یعنی بچو تم عقوق والدین سے جنت کی بو
ہزار برس کی راہ سے آتی ہے مگر عاق اوسکو نپاویگا یعنی وہ جنت سے ہزار سالہ راہ پر دور رہیگا
۷ ابو ہریرہؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے لعنت کی ہے اللہ نے سات شخصوں پر سات آسمانوں کے
اوپر سے اور ہر ایک پر اونمین سے تین تین بار لعنت کی ہے وہ لعنت اونکو کفایت کریگی
منجملہ اونکے ایک عاق والدین ہے رواہ الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد یہ وعید
نہایت شدید ہے اللہ تعالی ہر مسلمان کو اس لعنت سے بچاوے **۸** حدیث ابن عباس مین فرمایا
ہے لعن اللہ من سب والدیہ الحدیث رواہ ابن حبان فی صحیحہ لعنت
کرے اللہ اوسپر جو گالی دے اپنے مان باپ کو گالی دینے مین ہر قسم کی اونکی برائی کرنا اور طعن کرنا
یا کوسنا داخل ہے **۹** ابو بکرہ مرفوعاً کہتے ہین کل الذنوب یوخر اللہ منہا ما شاء الی یوم
القیامۃ الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی الحیاۃ قبل الممات رواہ الحاکم

والاصبهانی وقال الحاکم صحیح الاسناد یعنی جتنے گناہ ہین اونمین سے جس گناہ کو اللہ چاہتا ہے قیامت تک تاخیر فرماتا ہے مگر نافرمانی مان باپ کی کہ عاق کے لئے اللہ زندگی مین قبل مرنے کے شتابی کرتا ہے اس حدیث سے وعید شدید عقوق پر ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ اسکی سزا جزا دنیا ہی مین مرنیسے پہلے ایک نہ ایک دن عاق کو ملجاتی ہے گو ہمکو اوسکی شناخت نہو کتب سیر و تواریخ مین حکایات اون لوگونکی لکھی ہین جنہون نے مان باپ کو ستا کر دنیا مین عقوبت پائی یہ واقعات ملوک و سلاطین شاہد و مصدق اس حدیث کے ہین اللھم احفظنا ۰ ۳ عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ ہم پاس حضرت کے تھے اتنے مین ایک شخص نے آکر کہا کہ ایک جوان مرتا ہے اوس سے کہا لا الہ الا اللہ کہہ وہ نہیں کہہ سکتا ہے فرمایا وہ نماز پڑہتا تھا کہا ہان حضرت اوٹھہ کھڑے ہوئے ہم بہی آپکے ہمراہ چلے نزدیک ادس جوان کے آکر کہا لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا ہون فرمایا کیون کہا یہ اپنے مان باپ کا عاق تہا پوچہا اسکی مان زندہ ہے کہا ہان فرمایا بلاؤ اوسکو بلایا وہ آئی فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے کہا ہان فرمایا بہلا اگر ایک بہاری آگ جلاکر تجھسے کہا جائے کہ اگر تو اسکی شفاعت کریگی تو ہم اسکو چہوڑ دینگے ورنہ اس آگ مین اوسکو جلا دینگے تو کیا تو اوسکی شفاعت کریگی کہا ای رسول خدا ایسے وقت مین تو مین اوسکی شفیع ہونگی فرمایا تو مجکو اور اللہ کو گواہ کر دے کہ تو اس سے راضی ہوگئی ہے اوسنے کہا اللھم انی اشھدک واشھد رسولک انی قد رضیت عن ابنی فرمایا یا غلام قل لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اوسنے یہ کلمہ کہا فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار رواہ الطبرانی واحمد مختصرا معلوم ہوا کہ عقوق وقت موت کے شہادت کلمۂ طیبہ و حسن خاتمہ سے روکتا ہے ونعوذ باللہ ۱۲ عوام بن حوشب کہتے ہین مین ایک ایک قوم مین اوترا اونکے قریب ایک مقبرہ تہا بعد عصر کے ایک قبر شق ہوگئی اوسمین سے ایک شخص نکلا جسکا سر گدہے کا سا تہا اور بدن انسان کا سا تین بار گدہے کی سی بولی بولا پہر قبر اوسپر

منطبق ہوگئی وہان ایک بڑہیا سوت کاتتی تہی یا سوت ایک عورت نے مجھسے کہا تو اس بڑہیا
کو دیکہتا ہے مینے کہا یہ کون ہے کہا یہ اس شخص کی مان ہے مینے کہا اسکا کیا قصہ ہے کہا
یہ شخص شراب پیتا تہا جب یہ جاتا تو اسکی مان کہتی اے بیٹے اللہ سے ڈر تو کب تک شراب پئیگا
یہ اوس سے کہتا تو تو گدہے کی طرح آواز کرتی ہے یہ شخص بعد عصر کے مرگیا اب بعد ہر عصر کے
یہ قبر پہٹ جاتی ہے اور یہ شخص تین بار گدہے کی آواز کرتا ہے پہر یہ قبر اوسپر بند ہوجاتی ہے
رواہ الاصبہانی وغیرہ قال الاصبہانی حدث بہ ابو العباس الاصم املاء بنیسابور
بمشہد من الحفاظ فلم ینکروہ یہ دلیل واضح ہے اس بات پر کہ یہ عذاب اوسکو فقط
مان کی نافرمانی کرنے پر مقرر ہوا اللہم احفظنا پہر جو شخص اپنے مان باپ کو ایذائی جانی و
مالی وآبروی مثلاً پہنچاتا ہے اور ہر طریق ظاہر ومخفی سے ستاتا ہے اور ہمیشہ مکلف رہتا ہے اوسکے
عذاب کا اندازہ دن حساب کے اللہ ہی جانے ۲۲ ابن عمرو کہتے ہین ایک مرد نے آکر کہا ای
رسول خدا میرے پاس مال واولاد ہے اور میرا باپ مال کا محتاج ہے فرمایا انت ومالک لابیک
الحدیث اخرجہ ابوداؤد یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے معلوم ہوا کہ اگر باپ محتاج ہو
اور بیٹا مالدار تو اوس مال کو باپ سے نہ روکے کہ یہ بہی ایک طرح کا عقوق ہے اور بذل کرنا مال کا
والدین پر منجملہ حقوق کے ہے ۲۳ حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے من حج عن احد ابویہ
اجزأ ذلک عنہ وبشر بوحہ الیہ فی السماء وکتب عند اللہ بارا ولو کان عاقا
رواہ رزین یعنی جسنے حج کیا طرفسے ایک کے مان باپ مین سے تو یہ کافی ہوگا اوس سے
اور خوشخبری دیجائیگی اوسکی روح کو آسمان مین اور لکہا جائیگا نزدیک اللہ کے نیکوکار اگرچہ
عاق ہو یعنی گناہ عقوق کا کسی قدر اوسکے سر سے اوتر جائیگا واللہ اعلم

فصل بیان مین حقوق والدین کے عموماً

جو حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہوتے ہین وہ سب حقوق واسطے والدین

مسلمون کے بارہ ثابت ہین مع شئی زائد ایک یہ کہ جب ملاقات ہو سلام کرے دوسرے جب
پکارے تو جواب دے تیسرے جب چھینکے تو یرحمک اللہ کہے چوتھے بیمار ہو تو عیادت کرے
پانچوین مر جائے تو جنازہ پر جائے چھٹے اگر اسپر قسم کہائے تو اوسکی قسم کو سچا کرے ساتو
نصیحت چاہے تو اوسکو بہتر بات بتائے آٹھوین اوسکے پیٹھ پیچھے اوسکو برا نکہے نوین
اوسکے لئے وہ بات پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے دسوین اوسکے حق مین وہ بات
نہ سمجھے جو اپنے حق مین بُری لگے یہ سب امور احادیث و آثار مین آئے ہین گیارہوین
یہ کہ اپنے قول و فعل سے اوسکو ایذا نہ دے بارہوین یہ کہ تواضع کرے تکبر نکرے تیرہوین
یہ کہ ایک کی چغلی دوسرے سے نہ کہا کرے چودھوین یہ کہ تین دن سے زیادہ ترک ملاقات نکرے
پندرہوین یہ کہ حتی الوسع احسان کرے سولہوین یہ کہ بدون اجازت کے اوسکے پاس نہ جائے
سترہوین یہ کہ بوڑہون کی عزت کرے اور لڑکون پر رحم اٹھارہوین یہ کہ سب کے ساتھ ہشاش
بشاش نرم رہے انیسوین یہ کہ جس مسلمان سے کوئی وعدہ کرے اوسکو پورا کرے بیسوین
یہ کہ لوگون کا عوض اپنے نفس سے لے اکیسوین یہ کہ اوسکی عزت و جان و مال کو ظالم سے بچائے
اگر قدرت رکھتا ہو بائیسوین یہ کہ اوسکی قبر کی زیارت کرے اور مقصود اوس سے دعا و عبرت
اور دل کا نرم کرنا ہو لیکن سفر واسطے زیارت کے نکرے کہ یہ بات کسی دلیل صحیح سے ثابت
نہین ہے غزالی رحمہ نے احیاء العلوم مین لکہا ہے کہ اللہ نے حضرت موسی علیہ السلام کو
فرمایا تہا کہ اے موسی جو شخص اپنے مان باپ کی اطاعت کرتا ہے اور میری نافرمانی کرتا ہے
مین اوسکو مطیع لکہتا ہون اور جو شخص مان باپ کی نافرمانی کرتا ہے اور میری طاعت تو مین
اوسکو نافرمان لکہتا ہون انتہی مین کہتا ہون کہ میرے والد مرحوم کا ایک رسالہ ہے بیان
مین حقوق خلق کے اوسمین اونہون نے بیان حقوق والدین کا بہی لکہا ہے اس جگہ
خلاصہ اوسکا لکہا جاتا ہے قال تعالی ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر
احسان مان میرا اور اپنے مان باپ کا اللہ نے تین چیزون کو ساتھ تین چیزون کے ذکر

کیا ہے کہ ہر ایک اُنمین سے بغیر دوسرے کے مقبول نہین ہوتی ایک اپنی اطاعت کہ بے اطاعت
رسُول کے مقبول نہین دوسری نماز کہ بے زکوۃ کے مقبول نہین تیسرے شکر کہ بے ماں باپ
کے شکر کے مقبول نہین دلیل امر اول کی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ہے اور دلیل امر دوم
کی اقیمو الصلوٰۃ وآتو الزکوٰۃ اور دلیل امر سوم کی یہی آیت باب ہے اللہ کا شکر اس بات
پر ہے کہ اوسنے ایک قطرۂ آب سے انسان بناکر انعام بیحد سے سرفراز کیا ماں باپ کا شکر
اس بات پر ہے کہ اونہوں نے بڑی محنت ومشقت سے پالا اگر وہ توجہ نکرتے تو ہلاک ہوجاتا
اسی لئے حقوق العباد مین سب سے زیادہ حق والدین کا ہے اولاد پر تفسیر فتح العزیز مین کہا ہے
کہ اللہ نے احسان بالوالدین کو بعد اپنی عبادت کے ذکر کیا اور اونکے حق کو ہمدوش اپنے
حق کا ٹہیرایا کئی وجہ سے ایک یہ کہ جسطرح ماں باپ سبب پرورش اولاد ہین اسی طرح
سبب وجود اولاد بہی ہین ایک واسطہ ہین سبب فیض ایجاد الٰہی کے اور یہ مرتبہ سوا
ماں باپ کے اور کوئی نہین رکہتا اگر کوئی شخص سبب تربیت کا ہوتا ہے تو وہ سبب
وجود کا نہین ہوتا اسی لئے کسیکا انعام بعد انعام خدا کے ماں باپ کے انعام سے زیادہ
تر نہین ہوتا ہے دوسرے یہ کہ اونکا انعام مشابہ ہے انعام خدا کے کیونکہ یہ عوض مین
اس انعام کے کسی طرح کا شکر یا ثواب نہین چاہتے بخلاف اوس انعام کے جو اور لوگ کرتے
ہین کہ وہ انعام ضرور کسیطرح کی غرض کے ساتہہ ملحوظ ہوتا ہے تیسرے یہ کہ جسطرح اللہ تعالےٰ
انعام کرنیسے اپنے بندے پر ملول نہیں ہوتا ہے اگرچہ بندہ عاصی ونافرمان ہو اسیطرح
ماں باپ بہی اولاد پر شفقت وعطوفت کرنیسے ملول نہین ہوتے اگرچہ اولاد ناخلف ہو
چوتہے یہ کہ ماں باپ ہر کمال ممکن کے حصول اپنی اولاد کے آرزو کرتے ہین بلکہ ہر امر مین اونکی
ترقی اپنے کمال پر چاہتے ہین اور کسی اچہی بات کا اونپر حسد نہین کرتے اور یہ خاصیت
سوا ماں باپ کے کسی اور مین نہین ہوتی ہے پانچوین یہ کہ ماں باپ کو کمال مناسبت ہے
ساتہہ واحد حقیقی کے کہ جسطرح مرتبہ خدائی مین سوا ایک ذات واحد مقدس کے کسی اور

کی گنجایش نہین ہے اسی طرح مرتبۂ پدری و مادری مین سوا ایک مان ایک باپ کے اور کوئی نہین آسکتا انتہی حاصلہ شیخ محمد شاہد قدس سرہ نے رسالہ قوت المحبین مین کیا خوب بات اس باب کی لکھی ہے ان الابن یستنکف ان ینسب الی اکثر من اب واحد کذلک ینبغی للعبد ان یستنکف من ان یذکر اکثر من رب واحد انتہی یعنی جسطرح کہ بیٹے کو اس بات سے عار آتی ہے کہ وہ ایک باپ سے زیادہ کی طرف منسوب ہو اسیطرح بندہ کو چاہیے کہ وہ ایک رب سے زیادہ کی طرف منسوب ہونیسے عار کرے غرضکہ تعظیم والدین کی سارے ادیان و شرائع مین واجب ہے تمام کتب آسمانی توریت انجیل زبور فرقان مین یہی حکم ہے کہ مان باپ سے احسان و بر و سلوک کرو اور اونکے حقوق و حرمات و تعظیمات کو نگاہ رکھو محبت والدین کی ساتھ اولاد کے ذاتی ہوتی ہے یہانتک کہ حیوانات بے شعور مین بہی پائی جاتی ہے اگر انسان مین نہو تو پہر وہ حیوان سے بہی بدتر ہے بلکہ مان باپ اگرچہ کافر یا فاسق فاجر ہون تب بہی اولاد کو اونکے ساتھ لطف و احسان ہی کرنا واجب ہے و آمنوا احسان بالوالدین کو حدیث و قرآن مین بقید ایمان کے ذکر فرمایا ہے قصہ تلطف ابراہیم علیہ السلام کا ساتھ والد مشرک کے سورۂ مریم مین مشروحاً آیا ہے اور جب حنظلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سے اجازت چاہی کہ وہ اپنے باپ ابو عامر راہب کو قتل کرین تو اجازت ندی اور قتل والد سے باوجودیکہ وہ کافر تہا منع فرمایا فقہا کہتے ہین کہ بیٹا اگر باپ کو قتل کریگا تو قتل کیا جائیگا اور باپ اگر بیٹے کو مار ڈالیگا تو قصاص نہوگا گو آخرت کا مواخذہ باقی رہے اللہ تعالی نے لفظ والدین مین مان باپ دونون کو شامل ذکر کیا ہے پہر لفظ حملتہ امہ الخ مین بالتخصیص مان کا حق زیادہ بتایا اس سے ثابت ہوا کہ حق خدمت والدہ کا حق والد سے زیادہ ہے یہانتک کہ بعض اکابر نے کہا ہے کہ ایک نیکی مان سے کرنا برابر چالیس نیکی کے ہے بہ نسبت باپ کے احادیث گزشتہ مین بہی تین بار ذکر مان کا کیا ہے پہر باپ کا اس سے بہی باشارۃ النص زیادتی حق مادر کی حق پدر پر ثابت ہوتی ہے یہ زیادت اسی وجہ سے ہے کہ اول مشقت حمل ہے پہر محنت ولادت پہر مصیبت رضاعت پہر تکلیف تحمل کی

وبرازالی غیر ذلک فقہا رکہتے ہین حق والدہ بہ نسبت والد کے زیادہ ہے اور احسان بارم اوجب
وموکدتر ہے بہ نسبت احسان بالوالد کے **مسئلہ** اگر ایسی حالت پیش آئے کہ جمع حقوق
کرنا ابوین کا دشوار ہو اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے پر بنزاع ہو تو ایسی جگہہ مین جو امر کہ متعلق
تعظیم وتکریم واحترام کے ہو اوسکو ساتہہ باپ کے بجالائے اور خدمت وانعام مین مان کے حق
کو مقدم رکہے مثلاً اگر گہر مین مان باپ دونون سامنے آوین تو باپ کے لئے کہڑا ہو جائے اور اگر
دونون طالب مال کے ہون تو پہلے مان کو دے پہر باپ کو یہ اسلئے کہ مان نے بہ نسبت باپ کے
اسکی خدمت ومحنت وبارکشی زیادہ کی ہے اور دل عورت کا ضعیف ہوتا ہے وہ ذراسی بات
پر رنجیدہ وکشیدہ ہو جاتی ہے سو ضعیف دل والے کو ستانا نہایت برا ہے ہرگز مان کے دل کو نہ توڑے
اور رضا اوسکی خدمت وطاعت سے مُنہہ موڑے جسکو اللہ نے سعادتمند کیا ہے وہ کیسے ہی مرتبۂ عالی
مین کیون نہو اور ہزار جاہ وجلال رکہتا ہو لیکن مان کے سامنے نہایت خاکساری و عاجزی وخواری
ہی سے پیش آتا ہے گلستان سعدی مین لکہا ہے کہ ایکبار مین حالت جہل جوانی مین مان پر چلا کر
بولا تہا وہ دل آزردہ ہوکر ایک کونے مین جا بیٹہی اور روکر کہنے لگی کہ تو اپنی حالت خردی کو
بہول گیا جو اس وقت یہ درشتی کرتا ہے ؎

چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش	چو دیدش پلنگ افگن و پیل تن
گر از عہد خردیت یاد آمدے	کہ بیچارہ بودی در آغوش من
نکردی درین روز بر من جفا	کہ تو شیر مردی و من پیر زن

حدیث مین آیا ہے الزمها فان الجنة تحت رجليها یہ دلیل ہے اس بات پر کہ خدمت
والدہ افضل اعمال ہے اسلئے کہ وہ شخص مشورہ جہاد کا لینے آیا تہا جس سے یہ کہا کہ تو زیر قدم
مادر لگا رہ یعنی اولاد کو مان کے ساتہہ برتاؤ خدمت وملازمت کا چاہئے گویا اوسکے قدمون
کے نیچے پڑے ہین اور جس کسی شخص کو کسی حال مین نہین چہوڑتے ہین اور اوسکے ساتہہ
کمال خشوع وادب کرتے ہین تو یون کہتے ہین کہ ہم تو آپکے قدمون سے لگے ہوئے ہین الحاصل

خدمت وطاعت والدین اصل ہر سعادت او وصل ہر فیض ہے **حکایت** ابراہیم خواص کہتے تہے
مین نے خضر علیہ السلام سے پوچہا کہ آپ کو یہ سعادت کس سبب سے حاصل ہوئی کہا ماں کے سا
تہہ نیکی کرنے اور اوسکی خدمت وطاعت بجالانے سے **حکایت** عون بن عبد اللہ اپنی ماں کے
ساتہہ ایک برتن مین نہ کہاتے اس ڈر سے کہ شاید کسی لقمہ پر پہلے نظر ماں کی پڑی ہو اور یہ
اوسکو نادانستہ کہالین اسیطرح امام زین العابدین سے بہی منقول ہے **حکایت** عون بن
عبد اللہ کو ایکبار اونکی ماں نے پکارا تہا اونہون نے بلند آواز سے جواب دیا پہر نادم ہوکر ایک یا دو
بردے آزاد کئے کہ اس بے ادبی کا کفارہ ہو سلف اسی طریق پر تہے حکایات ایسی
اولاد کی جو اپنے والدات کے فرمانبردار خدمتگار تہے بہت ہین پس جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے
اور آخرت پر ایمان لایا ہے اوسکو ایک دو بات ہی کافی ہے ع در خانہ اگر کس ست یکحرف
بس ست **حکایت** ایک شخص کے ماں نہ تہی خالہ تہی حضرت نے کہا تو واسطے کفارہ گناہ
عظیم کے اوسکے ساتہہ نیکی کر معلوم ہوا کہ نیکی کرنا ساتہہ ماں کے بالاولی کفارہ گناہ کا ہوتا ہے بعض آثار مین آیا
ہے کہ دعا ماں کی جلد تر قبول ہوتی ہے اسلئے کہ وہ بہ نسبت باپ کے زیادہ تر رحیم ہے اور رحیم کی دعا ساقط
نہین ہوتی اس سے یہ ثابت ہوا کہ ماں کی خوشنودی حاصل کرے اوسکی دعا کو اپنے حق مین قبول جانے اگر وہ ناراض
ہوکر بد دعا دیگی تو وہ بہی قبول ہوگی اسلئے اوسکی بد دعا سے جہانتک بچسکے بچے حدیث مین آیا ہے ثلث دعوات
مستجابات لاشک فیھن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی
وابن ماجہ پہر اگر ماں باپ ہاتہہ سے اولاد کے مظلوم ہین تو اونکی بد دعا کسی طرح رد نہوگی
بعض تابعین نے کہا ہے کہ جو شخص ہر روز ماں باپ کے واسطے پانچ بار دعا کریگا وہ اونکے حق
سے کسی قدر ادا ہوگا کیونکہ اللہ تعالی نے شکر والدین کو اپنے شکر کے ساتہہ ذکر کیا ہے اور
اللہ کا شکر نماز پنجگانہ ہے تو ہر نماز مین پانچ بار دعا کرنے سے اونکا شکر بہی ادا ہوگا اس بارہ مین
یہ دعا ماثور ہے اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالدا وارحمھما کما ربیانی صغیرا واغفر
لجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات

انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات وقاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین
سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت سے منقول ہے کہ دعا بلفظ ولمن توالد ا
دو شخص کرے جیسے حقیقی بہائی ہون ایک ماں باپ سے اور اگر سوتیلے بہائی ہون تو یون کہے
ولمن توالد احدہما اسنے لکن میرے نزدیک مطلق اخوت بہی واسطے صحت مطلب کے کافی
ہے اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تہا کہ دیکہو سوا میرے کسیکو نہ پوجنا اور ماں باپ کے ساتہ
احسان کرنا معلوم ہوا کہ یہ دونون حکم قدیم سے برابر چلے آتے ہین اور یہ تاکید احسان بالوالدین
کی اگلی امتوںمین بہی تہی حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے لا تعقن والدیک وان امراک
ان تخرج من اہلک ومالک سو ایسجگہ پر شیر نا بڑے مردون کا کام ہے کہ مال وجان جاتے
مگر ایمان نہ جانے اہل وعیال گہر سے دور رہین مگر ماں باپ نہ رنجور ہون یہی کمال توحید وایمان
ہے اور نہایت درجہ کی استقامت ووفاداری حضرت ابراہیم نے اسمعیل علیہما السلام سے
کہہ گئے تہے کہ جب تیرا شوہر آئے تو میرا اسلام اوس سے کہدینا اور یہ پیغام پہنچا دینا کہ تو اپنے
دروازے کی چوکہٹ بدل ڈال کہ یہ لائق نہین ہے اوسپر اونہون نے اپنی بی بی کو طلاق
دیدی تہی اسیطرح ابن عمر نے عمر کی شکایت پر بحکم حضرت اپنی عورت کو چہوڑ دیا تہا سعادتمند اولاد
ایسی ہی ہوتی ہے کہ ماں باپ کی رضامندی کو بی بی سے محبوب چیز پر مقدم رکہتی ہے اب
وہ وقت آیا ہے کہ بی بی کے کہنے سے ناخلف اولاد ماں باپ کو چہوڑ دیتی ہے ایسے ہی شخص
کا نام جورو کا غلام ہوتا ہے یہ حرکت بے برکت آثار قیامت مین سے ہے حدیث مین آیا ہے
اطاع الرجل امرأتہ وعق امہ یعنی جورو کی اطاعت کریگا ماں کا نافرمان ہوگا وادنی صدیقہ
واقصی اباہ یار کو اپنے پاس بٹہائیگا اور باپ کو دور ہٹائیگا لکن ترک اہل وعیال وطلاق زوجہ
بحکم مادر وپدر اوسوقت ہے کہ مصلحت دینی یا دنیاوی پیش نظر ہو نہ مجرد عناد نفسانی وفساد شیطانی
الغرض اداے حقوق والدین مین رعایت امور ذیل درکار ہے ایک یہ کہ ماں باپ کو دل سے دوست
رکہے کہ اصل کار محبت ہے دوم گفتار ورفتار ونشست برخاست مین ادب شرعی اونکا نگاہ رکہے مثلاً

مین چشیقہ ونی نکرے بات کہتے مین نام لیکر نہ پکارے جہڑک کر نہ بولے چلا کر جواب نہ دے ۱
اپنے مال وسامان واسباب کو اگر چہ عمدہ و قیمتی ہو اونسے دریغ نہ کرے انت ومالک لابیک
اسپر دلیل ہے ۲ جس خدمت کا مقدور ہو اوسمین قصور نہ کرے ع از جان چہ عزیز است بگو
آن تو بخشم ۵ اونکی وصیت بعد اونکی موت کے بجالائے اگر خلاف شرع نہو فمن بدلہ بعد
ماسمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ ان اللہ سمیع علیم ۶ صدقہ و زیارت
سے یاد رکھے حدیث متفق علیہ مین آیا ہے کہ ایک شخص نے کہا ای رسول خدا میری مان کا یک
ناگہان مرگئی اگر فرصت پاتی تو کچھ صدقہ کرتی یا وصیت کر جاتی فہل لہا اجران تصدقت
عنہا قال نعم دوسری روایت مین ہے کہ سعد بن عبادہ نے عرض کیا کہ ان ام سعد ماتت
فای صدقۃ افضل قال الماء فحفر بئرا وقال ہذہ لام سعد رواہ ابوداؤد
والنسائی شرعۃ الاسلام مین کہا ہے کہ آدمی جو کچھ اپنے مال مین سے خیرات کرے اوسمین نیت
اپنے مان باپ کی کرلے اس سے ثواب کم نہین ہوتا بلکہ دونون کو برابر ثواب ملتا ہے حکایت
بعض اکابر راہ مین ایک پتہر داہنی طرف پہینکتے اور باپ کی نیت کرتے اور ایک پتہر بائین طرف
پہینکتے اور مان کی نیت کرتے اور بعض غصہ کو بارادہ احسان بالوالدین پی جاتے ایک روایت
ضعیفہ مین زیارت کرنا قبر والدین کی دن جمعہ کے آیا ہے لکن شرط ہر زیارت کی خواہ مان باپ کی
قبر ہو یا غیر کی یہ ہے کہ قبر کو ہاتہہ سے نہ چہوئے بوسہ نہ دے اوسکے سامنے نہ جہکے منہہ خاک پر نہ رکہے
کہ یہ عادت نصارے کی ہے آس پاس قبر کے نہ پہرے شیخ عبدالحق دہلوی حنفی رحنے جامع البرکات
مین لکہا ہے کہ بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اوسپر اور رکہنا وہان رکہنا حرام و ممنوع ہے بالاتفاق بلا شک
وشبہ اور روایت بوسہ قبر والدین صحیح نہین ہے انتہے مین کہتا ہون مسح و تقبیل و انحنا حرام ہے
اور سجدہ کرنا کفر صریح گو پیغمبر کی قبر کیون نہو حضرت صلعم نے اپنی زندگی مین اپنے لئے سجدہ
کرانا جائز نہین رکہا پہر بعد ممات کے کسطرح کسیکے لئے درست ہوسکتا ہے ۷ مان باپ کے
اقربا و احباب سے وہی سلوک کرے جو وہ سات اونکے رکہتے تہے کیونکہ بر والدین انہین

اعمال سے حد کمال کو پہنچتا ہے یہ حق حدیث مین آیا ہے ۸ مان باپ کے لئے ہمیشہ دعاو استغفار
کرے حدیث مین آیا ہے ان العبد لیموت والداہ او احدھما فلا یزال یدعولھما
ویستغفر لھما حتی یکتبہ اللہ بارا رواہ البیہقی یعنی مان باپ کی زندگی مین اگر کسی
طرح کی خطا وتقصیر ہوگئی ہوگی تو اس ذریعہ سے اللہ والدین کو اوس سے راضی کرادیگا دوسرا
لفظ یہ ہے ان اللہ عزوجل یرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یارب
انی ھذہ فیقول اللہ تعالی باستغفار ولدک لک رواہ احمد جن جسکے مان باپ
کافر یا مشرک ہون تو اونکے لئے دعا و استغفار و صدقہ کچہ نکرے اسلئے کہ مشرک وکافر کی مغفرت
نہوگی قال تعالی ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا
اولی قربی من بعد ماتبین لھم انھم اصحاب الجحیم یعنی جب مرنا اونکا احوال شرک
وکفر پر معلوم ہوچکا تو اب اونکے لئے استغفار کرنا منع ہے وماکان استغفار ابراہیم
لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراہیم
لاواہ حلیم یعنی استغفار کرنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے قبل معلوم ہونے اس
بات کے تہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے پہر جب یہ بات اونکو معلوم ہوگئی تو وہ اوس سے بیزار
ہوگئے اسی طرح صحیح مسلم مین آیا ہے کہ حضرت نے اللہ سے اجازت استغفار وزیارت کی واسطے
اپنی مان کے مانگی تہی زیارت کی اجازت ہوئی اور استغفار کرنیکی نہوئی یہی حکم صدقات کرنیکا
طرف سے مان باپ مشرکین کے ہے گناہ اور چیز ہے اوسکے لئے استغفار کرنا ہوسکتا ہے اور
شرک اور چیز ہے جو شخص تعزیہ بناتا ہو یا پیر پرست گور پرست ہو یا کسی اور رسوم کفر مین مبتلا
ہو اور وہ اوسی حالت پر مرگیا ہے تو اوسکے لئے دعا و استغفار نکرے گو باپ ہو یا دادا یا نانا
یا نانی یا اور کوئی رشتہ دار ۹ اپنا باپ چہوڑکر غیر کو اپنا باپ نبناوے یعنی جو نسب باپ کا
ہو وہی بتالے دوسرے کی طرف آپکو منسوب نکرے کہ یہ بہی عقوق مین داخل ہے سید
ہو یا شیخ مغل ہو یا پٹہان حلال کا ہو یا حرام کا حدیث مین آیا ہے من ادعی الی غیر ابیہ

وھو یعلم فالجنۃ علیہ حرام رواہ البخاری اور حدیث متفق علیہ مین فرمایا ہے
لا ترغبوا عن آبائکم فمن رغب عن ابیہ فقد کفر باپ سے انکار کرنا اور غیر کو اپنا
باپ ٹھیرانا کفر ہے اسی لئے جنت اوسپر حرام ہوجاتی ہے کیونکہ جنت مین کوئی کافر نجائیگا
جو ذات باپ کی ہو اور جسکے نطفے سے ہو حرام ہو یا حلال وہی اپنی ذات بتائے یہ نکرے
کہ باپ کو کم ذات پاکر آپکو دوسری بہتر ذات کا ٹھیرائے کہ یہ اعراض کفر ہے اس زمان
آخر مین کہ اسلام غریب ہوگیا ہے اور مسلمان گھر مین جاسوس ہے اور کذب ونفاق کا
ہر طرف ڈونکا بجتا ہے اکثر جاہل بندہ شکم دنیا کمانے یا آبرو حاصل کرنے کو اپنا نسب
صحیح چھپا لیتے ہین اور کچھ کی کچھ ذات وصفات بتاتے ہین حرام سے پیدا ہین مگر آپکو
حلال کے جاتے ہین قوم کے کچھ ہین مگر بھیک مانگنے کو شیخ سید بنجاتے ہین اصل مین کسی
کے غلام زادے ہوتے ہین مگر عزت وجاہ پیدا کرنے کو کسی شریف کی اولاد مین آپکو بتاتے
ہین سو حدیث مین اس فعل کو کفر اور ایسے شخص کو محروم الجنۃ فرمایا ہے اس سے بدتر اور
کیا جزا ہوگی ٥ ماں باپ کی حیات وممات مین طریق حق پر قائم رہے اور بجالانے مین
اعمال صالحات کے موافق کتاب وسنت کے کوشش کرے بدعت وفسق وفجور سے آپکو بچائے
ہر چند یہ نیکی بظاہر خود اسکے حق مین ہے لکن والدین بھی اعمال خیر اولاد مین شریک ثواب کے
ہوتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے ان مما یلحق المومن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ
علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا ترکہ الحدیث رواہ ابن ماجہ والبیھقی اولاد سے جو عمل
نیک ہوتا ہے وہ گویا ماں باپ ہی کا عمل ہے کہ آپ تو مرگیا مگر عمل زندہ ہے زہی سعادت
اوس شخص کی جو خود مرے اور عمل نیک اوسکا زندہ رہے ف اہل علم نے کہا ہے کہ
احسان کے تین طریق ہین ایک یہ کہ قولاً وفعلاً ترک ایذا ہی کرے اور یہ علی الاطلاق واجب
ہے اسکے خلاف مین عقوق لازم آتا ہے دوسرا طریق یہ ہے کہ بدن اور مال سے خدمت
والدین کی بجالائے لکن اسکے لئے مقدرت اولاد اور احتیاج ابوین شرط ہے تیسرے

یہ کہ جسوقت وہ بلائین حاضر ہو مگر اس شرط سے کہ حضوری مین کوئی مفسدہ شرعی نہو اس
صورت مین عبادات نفل کو چہوڑ کر اونکے پاس حاضر ہو کیونکہ اطاعت والدین کی نوافل طاعات
پر مقدم ہے اور یہ اطاعت بعینہ خدا و رسول کی اطاعت ہے کہ اونکے حکم سے اس کو
بجا لایا ہے و لہذا البعض آثار مین آیا ہے کہ بر والدین افضل ہے نماز و روزہ و حج و عمرہ و
جہاد نفل سے ہان جس امر مین کہ شرک لازم آتا ہو یا کوئی معصیت خالق کی تو اوسجگہ اونکی
طاعت کا حکم نہین ہے بنص کتاب و سنت اسیطرح ترک فرائض و واجبات شرعی مین
اونکا مطیع نہ بنے اسی طرح ترک سنن موکدہ مین ہان ایک دو بار اگر کسی سنت موکدہ کو
اونکی خاطر سے ترک کریگا تو کچہ مضائقہ نہوگا قال تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا
تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان یہ آیت دلیل ہے
اس بات پر کہ جب کسی کے باپ بہائی ایمان کی راہ چہوڑ کر کفر کی راہ پر چلین تو یہ اونسے
دوستی نرکہے اسلئے کہ وہ اللہ کے دشمن ہین اللہ کے ملنے برادری و رشتہ داری کا ترک
کرنا علامت ہے ایمان کی اور آبا و اخوان کو باوجود ترک کرنے نماز و روزہ و حج و زکوۃ کے
دوست رکہنا علامت ہے دشمنی کی ساتہ خدا کے کیونکہ ان فرائض کا عمداً ترک کرنا کفر
ہے پس باوجود اسکے اونکے ساتہ محبت رکہنے مین رضا بالکفر لازم آتی ہے اور رضا بالکفر
شرعاً کفر ہوتی ہے اس مسئلہ مین اکثر خلق کوتاہی کرتی ہے اور دو مہر دنکی دنیا کے پیچہے
اپنا ایمان کہو بیٹہتی ہے انا للہ خدا پرستی و دینداری کا یہ مقام ہے کہ حضرت خلیل اللہ
علیہ السلام نے باوجود اوس ادب تمام کے جب اپنے باپ کو اللہ کا دشمن دیکہا تو صاف
اوسکی دوستی سے تبرا کیا اور اللہ نے قرآن شریف مین صاف حکم عدم ایمان کا اون لوگون
کے حق مین لگا دیا ہے جو اللہ و رسول کے مخالفین کو دوست رکہتے ہین گو وہ اپنے رشتہ دار
قریب ہون فرمایا لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ
و رسولہ ولو کانوا آباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم یعنی خواہ باپ ہون

یا بیٹے یا بہائی یا کنبے والے اِس سے ثابت ہوا کہ جو کوئی خدا و رسول کے دشمن کو اپنا دوست ٹہرایگا گو باپ بہائی ہو تو وہ مومن نہین ہے کیونکہ ایمان کے ہمراہ واسطے دوستی مخالف کے کوئی راہ نہین ہے اصل ایمان کی بنص حدیث صحیح یہی الحب للہ والبغض للہ ہے مسلم

کتاب نصاب الاحتساب مین لکہا ہے کہ بسبب حق پدری و مادری کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر ساقط نہین ہوتا ہے کیونکہ اسکا علم صراحتہً آیا ہے قرآن شریف مین قصہ وعظ و نصیحت ابراہیم علیہ السلام کا اونکے باپ کو کئی آیتو مین آچکا ہے یا ابت لم تعبد ما لا یسمع و لا یبصر و لا یغنی عنک شیئاً قال تعالیٰ یا ابت انی قد جاءنی من العلم فاتبعنی اہدک صراطاً سویا و قال تعالیٰ یا ابت لا تعبد الشیطان ان الشیطان کان للرحمن عصیا الی غیر ذلک من الآی فی الجملہ جس کسی مسلمان کے ماں باپ ایمان نرکہتے ہون اونکو ہدایت کرنا اور ضلالت سے روکنا اولاد پر واجب ہے اگر نہ مانین تو اونسے کنارہ کش ہو جائے اور اونکا نام اگر گمراہ رکہے تو درست ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے حق مین کہا تہا واغفر لابی انہ کان من الضالین اور علی مرتضی نے اپنے باپ کو سامنے حضرت کے گمراہ کہا مات عمک الضال سید علی ہمدانی رحہ نے ذخیرۃ الملوک مین لکہا ہے کہ احتساب کے پانچ مرتبے ہین ایک تعریف دوسری وعظ و نصیحت تیسرے نہی فعل بد سے چوتہے عنف و درشتی پانچوین مارپیٹ دو مرتبہ اول حق مین والدین کے درست ہین اور چہارم و پنجم درست نہین رہا مرتبہ سوم جیسے شراب بہا دینا آلات لہو و لعب کو توڑ ڈالنا ریشمی کپڑا بدن پر سے اوتار لینا غصب کا مال گہر مین ہو تو نکال کر حوالہ مستحق کر دینا یہ سب اولاد کو حق مین ماں باپ کے جایز ہے اگرچہ وہ ان باتون سے خفا ہون یہ اسلئے کہ ادای حق اسلام سب حقوق پر مقدم ہے ان کامون کے کرنیسے وہ عاق نہین ہوتا ہے اور ماں باپ کو حق مین اولاد کے ہر پنج مرتبہ احتساب کے درست ہین

فصل ۶ بیان میں حقوق اولاد کے والدین پر

جو ماں باپ حقوق اولاد کے ادا کرتے ہیں وہ آپکو فتنۂ دارین سے بچاتے ہیں اور جو غفلت
کرتے ہیں اونکے حق میں اونکی اولاد فتنہ ہو جاتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایہا الذین
آمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروہم یعنی اے ایمان والو تمہاری بعض
بی بیاں اور اولاد تمہاری دشمن ہوتی ہے تم اونسے بچتے رہو اس آیت سے یہ نکلا کہ کبھی بی بی
کو یا کسی بچے کو اپنے خاوند و باپ سے عداوت ہوتی ہے تو ایسے جورو بچوں سے مومن کو
بچنا چاہیے وقال تعالی انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنی تمہارے مال و اولاد فتنہ
ہیں یہ اسلیے کہ اکثر لوگ بسبب جورو بچوں کے مرتکب گناہوں کے ہوتے ہیں کوئی اپنے عیش کے
لیے مال حرام کماتا ہے کوئی اولاد کے لیے اعمال شرک کفر و بدعت و معصیت بجا لاتا ہے الغرض
اللہ تعالی انسان کو مال و اولاد دیکر جانچتا ہے اگر وہ انکی عداوت و فتنہ سے بچکر سلوک نیک
سے پیش آیا اور اونکو راہ خدا پر لگایا تو اوسنے دنیا و آخرت کی خوبی حاصل کرلی ورنہ دونوں جہان
سے گیا حدیث میں آیا ہے ایک آدمی نے حضرت سے کہا میں کسکے ساتھ نیکی کروں فرمایا
ماں باپ کے ساتھ اوسنے کہا میرے ماں باپ نہیں ہیں فرمایا اولاد کے ساتھ کما ان
لوالدیک علیک حقا کذلک لولدک علیک حق اس سے معلوم ہوا کہ جو
شخص تربیت و حقوق اولاد میں قاصر ہے وہ گنہگار ہے اوس سے مواخذہ ہوگا کیونکہ جو
کوئی جس کسی کا حق ضائع کریگا البتہ اوس سے بازپرس ہوگی حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے
کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ کر
اوسنے کہا ایک اور ہے فرمایا اپنی اولاد پر صرف کر کہا ایک اور ہے کہا اپنے اہل پر خرچ کر کہا
ایک اور ہے فرمایا انت اعلم رواہ ابوداؤد والنسائی یہ حدیث اصل ہے بیان نفقہ
میں اس سے معلوم ہوا کہ جسکو مقدور ہو وہ اپنی اولاد پر خرچ کرے اور غیر پر اوسکو مقدم کرے

اول خویش بعدہ درویش سو پہلا حق اولاد کا والدین پر نان نفقہ سے یہانتک کہ لائق کمائی کے ہو دوسرا حق یہ ہے کہ اونکو بنظر شفقت و رحمت دیکھے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے لوگون کو دیکہا کہ اپنے بچون کو پیار کرتے ہین بوسہ لیتے ہین کہا مین یہ کام نہین کرتا حضرت نے فرمایا او املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمۃ متفق علیہ یعنی اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت اوٹہالی ہے تو اسکو مین کیا کرون ۱۲ جب بچا پیدا ہو تو خوش ہو کیونکہ ولد دنیا مین نور ہے اور آخرت مین سرور اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اور زیادہ خوشی کرے واسطے مخالفت رسم جاہلیت کے کہ وہ تولد انثی سے عار کرتے اور بیزار ہوتے قال تعالیٰ یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور یعنی دیتا ہے اللہ جسکو چاہے مادہ اور جسکو چاہے نر اسجگہ تولد دختر کو تولد پسر پر مقدم ذکر کیا ہے اسلئے کہ تولد اناث سے تکثیر نسل و خوشی خاطر مادر اور آبادی خانہ زیادہ تر ہوتی ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ برکت اسمین ہے کہ عورت جلد لڑکیان جنے یعنی پہلے دختر پیدا ہو اگرچہ پسر و دختر دونون خدا کی موہبت ہین پھر کسی کو نر و مادہ دونون دیتا ہے اور کسیکو بانجہ کرتا ہے اسی حکمت کی بنیاد پر اللہ نے بعض انبیا کو بیٹیان دی تہین بیٹا نہ دیا تہا جیسے حضرت لوط اور شعیب علیہما السلام اور بعض کو فقط ذکور مرحمت فرمائے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بعض کو اناث و ذکور دونون دئے جیسے خاتم النبیین صلعم اگرچہ آپکی اولاد ذکور زندہ نہ رہی اور کسی کو عقیم کیا جیسے یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام کہ اونکے بالکل اولاد نہ تہی سو جو نادان شخص یہ چاہے کہ لڑکیان پیدا نہون تو گویا وہ یہ چاہتا ہے کہ دنیا ویران ہو جائے کسی نے خوب کہا ہے لو اطاع اللہ الناس فی الناس لم یکن الناس یعنی اللہ تعالیٰ اگر آدمیون کا کہا کرتا اونکے حق مین تو کوئی آدمی نہوتا کیونکہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ بیٹا ہو بیٹی نہو سو اگر اسیطرح ہوتا تو نسل انسان کی منقطع ہو جاتی کوئی آدمی نہوتا سب سلسلہ نوع بشر کا ختم ہو جاتا حدیث مین آیا ہے کہ جس شخص کے بیٹی پیدا ہو اور وہ اوسکو قتل نکرے اور نہ خوار و ذلیل رکہے اور

نہ بیٹیون کو اوسپر بڑہائے تو ایسے شخص کو اللہ بہشت مین داخل کریگا عرب جاہلیت کی یہ رسم
تہی کہ اگر دختر پیدا ہوتی تو اوسکو زندہ گاڑ دیتے کما قال تعالیٰ واذا الموؤدۃ سئلت
بای ذنب قتلت یعنی اوس زندہ در گور سے پوچہا جائیگا کہ تو کس گناہ پر ماری گئی اس
سوال مین بڑا غصہ ہے قاتل پر کہ اوس سے تو مارے غیظ و غضب کے سوال نکیا مقتولہ سے
پوچہا یہ قتل کرنا اونکا کئی وجہ سے تہا کچہ لوگ فقر و فاقہ کے سبب سے مار ڈالتے تہے اور خیال
کرتے تہے کہ اسکی شادی بیاہ مین بہت خرچ کرنا پڑیگا ہم کہان سے لائینگے بعض عار
وننگ کی وجہ سے قتل کرتے تہے کہ ہم کسیکے خسر نہین بنینگے اور علاقہ خویشی و دامادی کا قائم
ہوگا اور سارا بوجہ داماد کا اوٹہانا پڑیگا اور اکثر داماد نالائق ناحق شناس کافر نعمت محسن کش
حرام خوار بغیرت ہوتے ہین اسلیئے اللہ تعالیٰ نے جابجا قرآن مین اس فعل بد کی مذمت
فرمائی اور اس کام سے منع کیا علاوہ اسکے کہ سب سے زیادہ قریب اولاد ہوتی ہے اسمین قطع
رحم بہی ہے جو کہ اکبر کبائر ہے اور ایک بڑا ظلم و ستم ہے ایک غریب بیگناہ کی جان پر اور
ناخوش ہونا ہے اللہ کی پیدایش سے اور مکروہ رکہنا ہے اوسکے قضا و قدر کو اور مقابلہ کرنا
ہے فعل الٰہی کا ساتہہ اور اوسکی ضد کے کہ اللہ نے تو اوسکو نو ماہ مین بنایا اور اسنے ایکدم
مین اوسکو ضائع کر دیا اور پیسا استادی ہے اللہ کی رزاقی و کارسازی پر کہ ہم اسکا خرچ
کہانسے لائینگے یہ نجانا کہ اسکا رزق ہمپر نہین ہے جسنے اسکو پیدا کیا ہے وہی اسکا رزاق بہی ہے اور سخت
بخل ہے کہ اپنی جان پر اپنی چیز بست کا خرچ کرنا روا نہین رکہتا ہے اسلیئے کہ اولاد والدین کی جان
ہوتی ہے اگر سعادتمند ہے اور جڑ کاٹنا ہے ایسی چیز کی جو اصل تمام بنی آدم ہے اور بغیر اوسکے
بقاء نسل ممکن نہین اور عار کرنا ہے ایسے کام سے جسکی بدولت سب باپ بلکہ خود آپ چلے آئے
غرضکہ اس قسم کی بہت سی قباحات اس فعل بد مین موجود ہین تفسیر فتح العزیز مین کہا ہے کہ یہ عمل شنیع مست
مین جسکے اندر ہمین ایک دوسری شکل سے نمودار ہوا ہے کیونکہ شیطان کا یہ قاعدہ ہے کہ جب لوگ کسی
کام کو شرع شریف کی رو سے ترک کر دیتے یا فہم و تدبیر کی راہ سے چہوڑ دیتے ہین تو وہ بعینہٖ اوسی کام کو اب

صورت سے اونکی نظر مین اچہا کر دکہاتا ہے تاکہ اصل مطلب اوسکا فوت نہونے پائے کیونکہ غرض
اصل کام سے ہے کسی شکل و صورت مین کیون نہو وہ صورت جو اس بات مین رائج ہے بیاہی ہوئی
کنیزون اور کم اصل عورتون کا حمل جس سے ننگ و عار لاحق ہوتی ہے قبل پیدا ہونے بچہ کے
بلکہ جبتک پڑ جانے روح کے اوسکے بدن مین جسکی مدت غالبا چار ماہ ہوتی ہے گروا دیتے ہین
اور ایسا کو مقتضای شرافت و غیرت جانتے ہین اور مقام فخر مین اوسکا ذکر کرتے ہین حالانکہ
اسمین او قتل ناحق اور فساد عریض ہونے مین بال برابر کا تفاوت نہین ہے اسلیے مین کہتا
ہون کہ یہ شرافت نہین ہے بلکہ شر و آفت ہے ہندوستان مین اب بہی ایسے جاہل گنوار نام
کے مسلمان بہت ہین جو کہ اس رسم مین مقلد راجپوتون کے ہین فتح العزیز مین کہا ہے کہ حکم
فقہی اس مسئلہ کا یہ ہے کہ جس کسیکے ہاتہہ سے اوسکی اولاد براہ خطا ضائع ہو جائے جیسے حمل
چار ماہ کا ساقط ہو جائے یا مقدار سے زیادہ افیون کسیکو کہلا دے یا لب بام پر بچہ کو لیکر
کہیلے اور وہ ہاتہہ سے گر کر مر جائے تو اس صورت مین کفارہ واجب آتا ہے قتادہ کہتے ہین
قیس بن عاصم تمیمی نے عرض کیا تہا کہ اے رسول خدا مجہسے ایک بڑا گناہ ہوا کہ جاہلیت
مین کافر تہا مینے آٹہہ لڑکیان زندہ گاڑ دین فرمایا عوض ہر لڑکی کے ایک ایک بردہ آزاد
کر اوسنے کہا میرے پاس اونٹ ہین بردے نہین ہین فرمایا عوض ہر ایک دختر کے ایک
ایک اونٹ ہی راہ خدا مین دے انتہی بالجملہ لڑکیون کا مار ڈالنا کسی طریق پر کیون نہو یا
اونکے پیدا ہونیسے ناخوش ہونا کافرون کا طریق ہے مسلمان کو تو یہ چاہیے کہ اونکے ساتہہ
حسن سلوک کرے عائشہ کہتی ہین کہ میرے پاس ایک عورت آئی اوسکے ساتہہ دو لڑکیان
تہین اوسنے مجہسے سوال کیا مینے اوسکو ایک خرما دیا اوسنے آدہا آدہا خرما دونون کو بانٹ
دیا آپ کچہہ نہ کہایا مینے یہ ذکر حضرت سے کیا فرمایا من ابتلی من هذه البنات بشیء
فاحسن الیهن کن له سترا من النار یعنی یہ لڑکیان درمیان اسکے اور دوزخ کے اوٹ
ہونگی اور حدیث انس مین فرمایا ہے من عال جاریتین حتی بلغتا جاء یوم القیامۃ ہمتر

انا وھو کھاتین وضم اصابعہ رواہ مسلم یعنی جسنے پالا دو لڑکیون کو یہانتک کہ جوان ہوئین
وہ جدائی کو تو آئیگا وہ دن قیامت کو اور مین اسطرح پھر ملایا اپنی انگلیون کو یعنی اوسکا حشر
میرے ساتھ ہوگا ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے عیالداری و غمخواری کی تین لڑکیون یا تین
بہنون کی پھر ادب سکھایا اونکو اور مہربانی کی اونپر جب تک کہ بے پروا کرے اللہ تعالے
اونکو تو واجب کرتا ہے اللہ اوسکے لئے بہشت کو یہی حکم دو اور ایک لڑکی کا بھی ہے دوسری
روایت مین آیا ہے الا ادلکم علی افضل الصدقۃ ابنتک مردودۃ الیک مالھا
کاسب غیرک رواہ ابن ماجہ یعنی بہتر صدقہ یہ ہے کہ نیکی کرے تو اپنی بیٹی سے
جو پھر آئی ہے تیرے گھر اور نہین ہے واسطے اوسکے کوئی کمانے والا سوا تیرے یعنی اوسکے
شوہر نے اوسکو طلاق دیدی ہو یا وہ مرگیا ہو اور وہ سوا ان باپ کے کوئی اولاد یا وارث نرکھتی ہو
الحاصل منجملہ حقوق اولاد کے ایک یہ حق ہے کہ جب بچا پیدا ہو تو نال کاٹے نہلائے پاک
صاف کرے پھر اوسکے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر اقامت کہے تاکہ سب سے
پہلے دنیا مین اوسکے کان مین آواز توحید و اسلام کی پڑے اس سے بیماری ام الصبیان
کی نہین ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے کہ جب امام حسن بن علی پیدا ہوئے اونکو پاس
حضرت کے لائے آپنے اونکے کان مین اذان کہی ۳ یہ کہ ماں اوسکو دودہ پلائے اگرچہ ایک
ہی بار ہو کیونکہ اللہ نے منجملہ حقوق اولاد کے ایک پلانا دودہ کا بھی اپنے کلام پاک مین ذکر
فرمایا ہے جو ماں دودہ نہ پلائے گی تو ایک ثلث حق اوسکا کم ہوجائیگا اور بچے کے رونے سے
تنگ نہو کیونکہ رونا اوسکے حق مین ذکر ہے ۴ یہ کہ اوسکا نام اچھا رکھے اور جس نام مین
بندہ ہونا اللہ کا نکلے وہ نام بہتر ہے جتنے اللہ کے اسماء حسنیٰ ہین اونکے ساتھ لفظ عبد ملانے سے
یہ بات حاصل ہوتی ہے یا پیغمبرون کے نام پر نام رکھے کیونکہ فرمایا ہے تسموا باسماء
الانبیاء و احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن ہے اور جس نام مین غیر کا بندہ ہونا نکلتا
ہے وہ نام شرک کا ہوتا ہے جیسے عبد النبی یا عبد الرسول یا عبد الکعبہ و نحوہا شاہ ولی اللہ

محدث دہلوی رح نے کریمہ فلما اتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء مین کہا ہے کہ ایک قسم شرک کی
شرک فی التسمیہ ہے جسطرح ہمارے زمانے مین لوگ غلام فلان وعبد فلان نام رکھتے ہین انتہی
مین کہتا ہون غلام بمعنی فرزند وبمعنی طفل بھی آتا ہے لیکن ہندوستان مین اس لفظ کو بمعنی
عبد ومملوک استعمال کرتے ہین اس بنیاد پر ایسا نام داخل شرک فی التسمیہ ہے مسلمان
شرک سے بہر حال بچنا واجب ہے حاجت تاویل کی نہین ہے بڑی خرابی دین مین اسی
تاویل کے سبب سے آئی ہے حدیث مین فرمایا ہے برا نام حارث وہمام ہے اور بہت
برا نام حرب ومرہ اور بہت خوار نام شاہنشاہ ملوک وامرا ووسا وسلاطین کے نام غالبا ایسے
ہوتے ہین جو شرعا حرام یا سوء ادب یا کفر یا شرک ٹھیرتے ہین ایک ادبار اسلام پر ان ناموں
کے سبب سے بھی آیا اور آخرت کا مواخذہ شدید علاوہ قائم ہا انا للہ الغرض جب نام رکھے
تو اچھا نام رکھے اور جو نام بد ہو تو اوسکو بدل دے حضرت نے عاصیہ کا نام جمیلہ اور اخرم
کا نام زرعہ اور حزن کا نام سہل اور حرب کا نام سلم اور مضطجع کا نام منبعث رکھا تھا اور
جو بچہ ناتمام پیدا ہوا اور آثار زندگی کے موجود ہون تو اوسکا بھی نام رکھے مسنون یہ کہ ساتوین
دن تول سے اوسکا عقیقہ کرے بیٹا ہو تو دو بکریان اور بیٹی ہو تو ایک بکری ذبح کرے
اور سر منڈائے اور نام رکھے حدیث مین آیا ہے کہ کل غلام رھین بعقیقتہ امام احمد
نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ جب تک اوسکا عقیقہ نہوگا تب تک وہ مان باپ کی شفاعت
کرنے سے محبوس ہے یعنی اگر طفلی مین بے عقیقہ مر گیا ہے تو شفیع والدین کا نہوگا بعض
نے کہا کہ وہ محبوس ہے خیرات وسلامت آفات وزیادت نشو ونما سے پھر برابر وزن
موی سر کے چاندی صدقہ کرے اور اوسکے تالو مین شکر یا کھجور چبا کر ملدے یا شہد لگادے
اسکو تحنیک کہتے ہین اور بالون کو زمین مین دفن کردے مان باپ دادا دادی کو کھانا لحم
عقیقہ کا درست ہے ۵ یہ کہ ساتوین دن یا تاخیر سے ختنہ کرے ہفت سال سے زیادہ تر
دیر نکرے ختنہ کرنے مین مخالفت ہے ساتھ یہود کے اور بجالانا ہے سنت ابراہیم علیہ

کا یہ ختنہ کرنا شرعاً واجب ہے حدیث مین ختنہ عورتون کا بہی ذکر آیا ہے اسکا نفع یہ ہے کہ رنگ
تازہ ہوتا ہے شہوت سست پڑتی ہے جماع مین لذت زیادہ ملتی ہے شوہر بہی اوسکو دوست
رکہتا ہے لیکن یہ امر کچہ واجب نہین ہے اور کہلانا ادویہ مسکرہ کا اطفال کو وقت ختنے کے حرام ہے
بلکہ اس حکم مین سب مرد و عورت جوان بوڑہے برابر ہین ۶ اولاد کو صحبت بد مین بیٹہکر
افعال و عادات بد کے سیکہنے سے بچالے اور جو کام خلاف شرع ہین اونسے اور مزید نماز
و نعمت مال لکش و پیرائش سے روکے اور تعلیم مین محاسن اخلاق و مکارم عادات و احکام
نماز روزہ و زکوٰۃ و حج وغیرہ کے مصروف رکہے پہر کلمہ طیبہ یاد کرادے پہر اسماء حسنیٰ
پہر قرآن پڑہا دے ۷ بے نماز بے نکاح حرام خوار بدخو بدکار بدخلق عورت کا دودہ نہ پلائے
کہ دودہ کا اثر مولود مین ضرور آجاتا ہے مگر میسر آنا اس صفت کے مرضعہ کا اس زمانے
مین سخت مشکل ہوگیا ہے ۸ جب غذا کہانے لگے تو لقمہ حرام سے اوسکو بچائے جو لڑکا
شیر حرام و غذای حرام سے پرورش پاتا ہے ظلمت و خباثت اوس حرام کی ضرور اوسکے
دل کو تیرہ و تاریک کردیتی ہے پہر وہ جوان ہوکر فاسق فاجر بنجاتا ہے اور شہوت نفسانی
کا بندہ ہوجاتا ہے ۹ مان باپ اوستاد کو لازم ہے کہ آداب کہانے پینے پہننے سونے کے
سکہائین اور رغبت سے کہانے کو اوسکی نظر مین معیوب کردکہائین اور ادخار طعام سے
منع کرین اور اطفال بسیار خوار کے سامنے اوسکی مذمت و سرزنش کیا کرین بہت بری
صفت طفلی مین بہی زیادہ کہانا اور بے شرمی ہے ۱۰ لباس ریشمی اور رنگین اور
زیور نہ پہنائین مگر لڑکی کو اور جو اطفال ایسا لباس پہنتے ہون اونکی صحبت سے اوس کو
بچائین کیونکہ صحبت بدبخت موثر ہوتی ہے بعض بدبخت برادر شیطان خود اپنی اولاد کو
بنا سنوار کر بازارون اور میلون مین لیجاتے ہین اور اونکی ادای معشوقانہ سے خوش ہوتے
ہین اس حرکت بے برکت سے فساق کو حوصلہ اغلام کا پیدا ہوتا ہے اور وبال اس خرابی کا
والدین کے ذمہ پڑتا ہے کہ اصل ضلالت انہین سے نکلی ہے ہدایہ و نصاب الاحتساب

مین پہننا تا چاندی سونے حریر کا اطفال کو حرام لکہا ہے گو خلخال یا کنگن ہی کیون نہو اور مواخذہ اسکا والدین سے ہوگا نہ اطفال سے کیونکہ وہ غیر مکلف اور احکام شرع سے جاہل ہوتے ہین اب بچہ حد تعلیم کو پہنچی تو پہلے اوسکو قرآن پڑہائے ناظرہ خوان بنائے پہر حفظ کرائے پہر ترجمہ اردو پہر ترجمہ فارسی پہر ترجمہ عربی سکہائے جیسے موضح قرآن و فتح الرحمن و جلالین یا جامع البیان پہر رسائل عقائد سکہائے کہ سب سے مقدم درستی عقیدہ کی ہے یہ عقیدہ مطابق کتاب و سنت کے ہو نہ مطابق کلام اہل کلام کے پہر رسائل فقہ سنت پڑہائے نہ فقہ رائی طریقہ تعلیم کا وصیت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مین بہت اچہا لکہا ہے اور اہل دین کے تجربہ مین آچکا ہے اور کتب فارسی مین پڑہانا کتاب گلستان و بوستان و رسائل اخلاق و انشا رات کا مناسب ہے اسلیے کہ فارسی لکار آمد دنیا واسو معاش ہوتی ہے اور رسائل دین بہی اس لغت مین بہت ہین لکن ا کتابون سے بچائے جنمین کہانی قصے عشق و فسق کے لکہے ہین جیسے بہار دانش مثنوی غنیمت و نحوہا مسند اسکہانا لغت عرب کا اور استعمال کرانا اوسکا اکثر احوال مین افضل و مقدم تر ہے اسلیے کہ یہ زبان ہمارے دین و ایمان کی لغت ہے اور اللہ و رسول کا کلام بہی اسی لغت مین آیا ہے اور جنت مین یہی لغت بولی جائیگی اور عربیت نسب و عربیت حسب و عربیت زبان کی ہم لوگون کا فخر ہے اور یہ مناسبت ہمکو اللہ و رسول تک پہنچاتی ہے ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا	بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است

پہر مطالعہ سے دواوین و غزلیات وغیرہ اشعار و ابیات کے جنمین ذکر خد و خال و غنج دلال و زلف و رخ معشوق و ہجر و وصال محبوب و آہ و زاری عاشق کا ہو بچائے کیونکہ یہ شغل آخر کو سبب فسق و فحش کا ہو جاتا ہے اور عقل مین مرد و زن کی ان اشتغال سے خلل آجاتا ہے عقل صحیح قلب سلیم طبع مستقیم باقی نہین رہتی ہمنے اکثر شعرا اور بوستان خیال و فسانہ عجائب و نحوہا پڑہنے والون کو اسیطرح کا پایا یہ سب فنون داخل لہو الحدیث ہین جسکی مذمت قرآن مین آئی ہے ایسی کتب کا لکہو لقنن دیکہنا اوسوقت ہوسکتا ہے کہ پہلے انسان عاقل بالغ مہذب مؤدب خوش عقیدہ

خوش عمل و دور اندیش ہو جائے پہروہ بہی بقدر نمک کے طعام میں نہ یہ کہ ایسے ہی خرافات کا رات
شاغل ہو کر رہجائے اور بوستان خیال ہی کا رات دن گلگشت کیا کرے اور فسانہ عجائب ہی کا
شیفتہ ہو کیونکہ انجام اسکا ہلاک دین اور رسوا عاقبت ہے عیاذاً باللہ ۱۲ ہر روز بعد اوقات تعلیم کے ایک دو
ساعت کہیلنے کی بہی فرصت دے تاکہ ذہن و ذکاوت میں تنگی نہ آسکے اور بلادت و انقباض دامنگیر
حال نہو بلکہ مزاج میں اعتدال باقی رہے اور تعطیل کی امید میں سبق کو جلد یاد کر لے اور تیزی
طبع سے قوت نگاہ ہشت کی باطل و زائل نہونے پائے بعض ناتجربہ کار رات دن کی مشقت لینے اور
بہت سے سبق دینے کو موجب عجلت تعلم سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اب جلد تر اسکو
سارے کمالات حاصل ہو جائینگے حالانکہ یہ بات نہیں ہے بلکہ اہل تجربہ سے تو یوں کہا ہے
کہ طلب الکل فوت الکل دن بہر میں دو بار سبق دینا دو کتاب کا ہمراہ سلیقہ کے کفایت کرتا ہے
اور طفل ذکی الطبع تو دو چار ہی بار میں اپنا سبق یاد کر لیتا ہے ۱۳ اولاد کو گالی بکنے فحش
کہنے لعنت کرنے بہت بات کرنے بہت تہوکنے ہر بار دوڑ کر چلنے کتب و مجلس میں بیٹھ کر ادہر ادہر
دیکھنے سے منع کرے ۱۴ جو لوگ متقی معمر دیندار عالم درویش حق پرست ہوں اولاد کو انکی صحبت میں
بہیجے اور آداب اوٹہنا بیٹہنا راہ چلنا بات کا جواب دینا سکہائے کیونکہ بڑے بوڑہے ہوں اور بزرگوں کی
صحبت و مجالست میں اگر اولاد بیٹہے گی نہیں تو بگڑیگی بہی نہیں کیونکہ صحبت نیک اپنا رنگ
لاتی ہے اور صحبت بد کچہہ اور ہی ڈہنگ کہاتی ہے ۱۵ جب بچہ سات برس کا ہو تو اوس کو
طریقہ طہارت و ادائی نماز پر لگائے ہرگز درگذر نکرے جن احکام شرعیہ ضروری کا اوسکو محتاج
سمجہے اوسکی تعلیم کرے اور ہمنشینی سے علماء دنیا دار اور فقہاء روزگار اور فقراء ریاکار اور جملہ
اہل بدعت و اشرار سے بچائے ۱۶ ہمیشہ وبر و اطفال کے حقارت و ذلت دنیا کی اور خوبی و ترجیح
آخرت کی بیان کرے اور کہے کہ عقلمند وہ شخص ہوتا ہے جو دنیا سے زاد راہ آخرت ملے اور
عوض ہر مین فانی کے جوہر باقی کو اختیار کرے لیکن یہ وعظ نرے قول سے نہو بلکہ فعل کے
ساتہہ ہو **حکایت** ایک بزرگ نے کہا تہا کہ من دنیا را بازی دادم گستند چگونہ گفت نان را نجا

خوردم وکار آنجا کردم الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی بیٹے دنیا کو دہوکا دیا کہ روٹی بہیا نکی کہیائی
اور کام وہان کا کیا پس جو طفل اس وضع واحتیاط کے ساتہہ پرورش پائیگا تو وقت عاقل
بالغ ہونے کے اوسمین آثار رشد وہدایت کے اور امارات برکات ظاہر و باطن کے عیان ہونگے
اور صحبت نیک سے مانوس ہو کر صحبت اہل شر وفساد سے متنفر وگریزان رہیگا اور جو برخلاف
اسکے خردسالی ہی سے صحبت بدمین رہیگا تو وہ جوانی مین شیطان کے کان کتریگا جسکی تہذ
بیشرمی وگالی وگلوچ وفحش وبدزبانی ومکر وحرص وچوری ودروغگوئی ودمبازی وزینت
لباس وسواری ولسانی وشترخوانی ودداستان سرائی وغیرہ اخلاق بد ہوتی ہے وہ سن بلوغ
پر پہنچکر حق سے بیگانہ باطل واہل باطل کا یگانہ فساق کا ہم آشیانہ شیاطین کا نشانہ ہو جائیگا
اوسکے لیئے کسیکی نصیحت وموعظت اثر نہین کریگی یا بہت کم اثر کریگی تمام ہمت اوسکی فسق وفجور ولہو ولعب
وآرائش جامہ وتن مین مصروف رہیگی آجکل اطفال اشراف کو دیکہو اکثر مین یہی عادات ذمیمہ
موجود ہین پہر اولاد اطراف کا کیا ذکر ہے حالانکہ وبال ان سارے امور کا نامۂ اعمال والدین مین
لکہا جاتا ہے محبت ومشغولی ساتہہ اولاد کے وہین تک خوب ہے کہ جس سے دامن دین کو
دہبا نہ لگے اور جسم ایمان پر کوئی داغ نہ آسکے اور جب اولاد کو ایسا چاہا کہ آخرت کے گہر کو ڈہا دیا
تو پہر اللہ ورسول دونون سے ہاتہہ دہو بیٹہا کتاب فصل الخطاب مین جناب مرتضی سے نقل
کیا ہے لا تجعلن اکثر شغلك لاهلك وولدك فان يكن اهلك وولدك
اولياء الله عز وجل فان الله لا يضيع اولياءه وان كان اهلك وولدك من
اعداء الله عز وجل فما همك باعداء الله سبحانه یعنی تو اپنے جورو بچون مین بہت
سا مشغول نرہ اگر وہ اللہ کے دوستدار ہونگے تو اللہ اپنے دوستون کو ضائع نہین کرتا ہے اور
اگر وہ اللہ کے دشمن ہونگے تو تجکو اللہ کے دشمنون سے کیا غرض ہے جو تو اونکی فکر مین رہے
بعض بدنصیبون کو دیکہا ہے کہ اولاد کی فکر وغم مین اپنا دین تباہ کر دیتے ہین کوئی اونسے
اگر دین کی بات کہتا ہے تو یہ جواب دیتے ہین کہ ہمکو لڑکے بالون کی فکر سے ایسی فرصت کہان ہے

جو ہم شرع پر چلین یا نماز روزہ اچھی طرح بجا لاوین معاذ اللہ یہ کلمہ صریح کفر ہے اللہ نے تو مال و اولاد کو فقط
دنیا کی زینت ٹھیرایا ہے نکار آمد آخرت المال والبنون زینة الحیاة الدنیا اور فرمایا ہے لا
تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون

انتھی کلام سیدی الوالد رحمہ اللہ تعالی

فصل بیان مین حقوق والدین صنعہ کے مطابق رسالہ حقیقة الاسلام قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ اسرارہ آمین

اس رسالہ مین ہر چند کوئی امر زائد امور گزشتہ سے بیان حقوق مین مذکور نہین ہے لیکن تقریر و بیان کے
تفاوت سے بہی نفع متصور ہو سکتا ہے اسلئے اسجگہ جستہ جستہ بعض مضمون نجیب بکر کا ترجمہ کیا گیا
قاضی صاحب نے لکہا ہے کہ دوسری قسم حقوق العباد کی ان لوگون کا حق ہے جو کہ مظہر ہین بعض
حقوق اللہ کے اور ظاہر مین واسطہ ایجاد و پرورش و روزی رسانی دکھو ہا کے ٹھیرے ہین جیسے ماں
باپ دادا دادی ظاہر مین اللہ تعالی انہین کے توسط سے روزی پہنچاتا ہے یا پرورش کرتا ہے یا
کسی طرحکا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت یا منفعت انکے توسط سے دیتا ہے اسلئے بجا لانا
اونکے شکر کا واجب ہے حضرت نے فرمایا ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ رواہ
مسلم عن ابی سعید الخدری یعنی جسنے بندہ کا شکر نکیا اوسنے اللہ کا شکر نہ کیا سو بندون
مین سب سے زیادہ حق ماں باپ کا ہے کہ انکے برابر کسیکا حق نہین ہے ولہذا حضرت نے انکے عقوق
کو کبائر مین ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے عقوق عبارت ہے ایذا دینے اور نافرمانی کرنے سے
عق بتشدید بمعنی شق و قطع ہے عقوق ضد ہے بر و صلہ کی حدیث مین آیا ہے جسنے
صبح کی اور وہ اللہ کا اور اپنے ماں باپ کا مطیع ہے تو کھولے جاتے ہین واسطے
اوسکے دو دروازے بہشت کے اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ اور جسنے نافرمانی کی

اللہ کی اور اپنے ماں باپ کی تو کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے دو دروازے بہشت کے
اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ لوگون نے کہا بہلا اگر ماں باپ ظلم کرین فرمایا اگرچہ
ظلم کرین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ ماں باپ کا ظلم تحمل کرے اوسکے ظلم کرنے پر بہی
نافرمانی سے پیش نہ آئے کیونکہ عاق ماں یا باپ کا یا دونون کا لائق دوزخ کے ہوجاتا
اوس دن یہ عذر اوسکا سنا نہ جائیگا کہ بیٹے عقوق اونکا اس لئے کیا تہا کہ وہ ظالم
تہے اسی طرح ولد بار اوسدن مرحوم ہوگا حدیث مین آیا ہے نہین نظر کرتا ہے کوئی
ولد طرف اپنے والدین کے رحمت سے لکن لکہتا ہے اللہ اوس کے لئے ہر نظر پر ایک
حج مبرور پوچہا بہلا اگر ہر دن مین سو بار نظر کرے فرمایا ہان اللہ اکبر واطیب رواہما البیہقی
عن ابن عباس یعنی اللہ کے سامنے سو بار نظر کرنے پر سو حج مبرور کا ثواب دینا کچہ بڑی بات
نہین ہے مین کہتا ہون یہ اجر اوسیوقت ملیگا جبکہ ماں باپ کو نظر رحمت ومحبت والفت وشفقت
وعظمت وحرمت وخدمت دیکہیگا اور اگر ماں باپ کی طرف سے دل مین بغض ودشمنی وکینہ
وحسد بہرا ہوا ہے تو پہر یہ اجر ملنا حیرت ہے جہنم طیار ہے اوسکی طرف اسیجگہ سے صبح وشام ایک
یا دو دروازے کہولدیئے جاتے ہین اب ہر ولد اپنے دل مین خیال کرلے کہ میرا دیکہنا کس قسم
مین داخل ہے **مسئلہ** نفقہ مادر وپدر واجداد وجدات مفلس کا گو قدرت کمائی کی رکہتے
ہون فرزند آزاد عاقل بالغ پر کہ قدرت کسب کی رکہتا ہے واجب ہے اگرچہ کافر اہل ذمہ کیون
نہون **مسئلہ** منجملہ حقوق والدین کے ایک یہ ہے کہ ماں باپ کے دوستون کے ساتہہ
دوستی کرے صلہ مودت بجالائے مراد صلہ سے اسجگہ رعایت مالی خدمت بدنی حسن اخلاق ہے
اسی طرح ماں باپ کے اخوان واخوات واعمام وعمات واخوال وخالات اور اونکی اولاد سے بر
وصلہ بجالائے کہ یہ امر منجملہ حقوق الدین کے ہے بہر جو کوئی جسقدر نسب مین قریب تر ہے وہ اوتنا
حق مین زیادہ ہے قرآن کریم مین کئی جگہہ ذکر ذی القربی کا فرمایا ہے اور کہا ہے وآت
ذا القربی حقہ یعنی رشتہ دار کا حق دے ولہذا ہر غنی پر نفقہ ہر ذی رحم محرم کا اگرچہ وہ فقیر اور غیر

قادر علی الکسب ہو واجب تام ہے بشرطیکہ مسلمان ہو قال تعالیٰ وعلی الوارث مثل ذلک یعنی
نفقہ کرنا اوسپر واجب ہے مثل نفقہ اولاد کے استیعاب جو شخص کسی اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو جاوے
تو وہ بمجرد مالک ہونیکے آزاد ہو جاتا ہے اگرچہ کافر ہو یہ مضمون حدیث مین آیا ہے احمد و ابو داؤد
و حاکم نے اسکو سمرہ سے روایت کیا ہے ہان منجملہ اقربا کے جو کوئی محرم نہین ہے اوسکا نفقہ
بہی واجب نہین ہوتا ہے لیکن صلہ اوسکا واجب ہے اور قطع رحم حرام اور ناموافقت غیر جائز مگر
بطریق شرعی صحیحین مین جبیر بن مطعم سے رفعاً آیا ہے کہ قاطع رحم بہشت مین نجاویگا عبد اللہ
بن ابی اوفی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جس قوم مین ایک شخص بہی قاطع رحم ہوتا ہے
اوس قوم پر رحمت خدا کی نازل نہین ہوتی ہے غرضکہ وجوب صلہ رحم و حرمت قطع مین بہت سی
حدیثین آئی ہین اسلئے ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے نسب سے خبردار رہے تاکہ صلہ رحم کر سکے و
قطع رحم سے بچے حدیث سعید بن عیاض مین فرمایا ہے کہ حق بڑے بہائی کا چہوٹے بہائی
پر مثل باپ کے حق کے ہے بیٹے پر رواہ البیہقی اور قرآن پاک مین قاطع رحم پر لعنت آئی ہے
اور اوسکو اندہا بہرا ٹہیرایا ہے امام احمد نے جواز لعن یزید پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے اسلئے
کہ وہ قاطع رحم تہا **مسئلہ** اگر منجملہ دو قریب کے ایک قریب دوسرے قریب سے بدسلوکی کرے
اور قطع رحم فرمالے تو دوسرے کو لازم ہے کہ وہ قطع نکرے وبال قطع کا قاطع پر جاویگا
اور برکات صلہ رحم کے واصل پر عائد ہونگی ۵

قطعہ

بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الی من اسا

حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا
قطعت رحمہ وصلہا رواہ البخاری انس رفعاً کہتے ہین جسکو یہ بات محبوب ہو کہ اوسکے رزق
مین کشایش ہو اور اوسکے اثر مین تاخیر یعنی اوسکی عمر بڑہے تو اوسکو چاہئے کہ وہ صلہ رحم
کیا کرے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے تعلموا انسابکم ما تصلون بہ
ارحامکم فان صلة الرحم محبة فی الاہل مثراة فی المال منساة فی الاثر

رواہ الترمذی قاطع رحم کو علاوہ عذاب آخرت کے دنیا مین بہی وبال لاحق حال ہوجاتا ہے
حدیث ابوبکرہ مین آیا ہے مامن ذنب احری ان یعجل لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا
مع مایدخر لہ فی الاخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم رواہ الترمذی وابوداؤد

مسئلہ مان باپکے حقوق سے حق مرضعہ کا بہی ملحق ہے کیونکہ جو چیز نسب سے حرام ہے وہ
رضاع سے بہی حرام ہے جیسے دو خواہر حقیقی کا نکاح مین جمع کرنا کہ رضاعا بہی مثل نسب کے حرام
ہے تاکہ قطع رحم نہو حدیث ابوالطفیل مین آیا ہے کہ حضرت اپنی چادر واسطے مرضعہ کے بچہا دیتے
تہے اور اوسپر اوسکو بٹہا لیتے ہین کہتا ہون کہ جب مجازی مان کا یہ حق ہے کہ اوسکی تعظیم کرے
اور حسن سلوک سے پیش آئے تو حقیقی مان بالاولی ہر خدمت واطاعت کی مستحق ہوگی انتہی
کلام قاضی رح فتح البیان مین زیر آیہ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا الایۃ کہا ہے معنی الآیۃ
التوصیۃ للانسان بوالدیہ بالبر لہما والعطف علیہما والاحسان الیہما بکل
مایمکنہ من وجوہ الاحسان فیشمل ذلک اعطاء المال والخدمۃ ولین القول
وعدم المخالفۃ لہما وغیر ذلک اور زیر آیہ ان اشکرلی ولوالدیک کہا ہے قال
سفیان بن عیینۃ من صلی الصلوات الخمس فقد شکر اللہ ومن دعا للوالدین
فی ادبار الصلوات الخمس فقد شکر الوالدین انتہی ابن کثیر نے زیر آیہ ووصینا
الانسان بوالدیہ حسنا کہا ہے لان الوالدین ہما سبب وجود الانسان ولہما الیہ
غایۃ الاحسان فالوالد بالانفاق والوالدۃ بالاشفاق

خاتمہ بیان مین نفقات کے

نفقہ زوجہ کا زوج پر واجب ہے اسکو اللہ تعالی نے قرآن کریم مین واجب فرمایا ہے قال تعالی
وارزقوہم فیہا واکسوہم موزعی نے اپنی تفسیر مین اس آیت کی دلالت کو مطلوب پر مقرر
رکہا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے ہند بنت عتبہ کو اذن دیا کہ وہ اپنے شوہر ابوسفیان

اکسال مین سے لبقدر اپنی کفایت واولاد کی کفایت کے لیلے یہ حدیث صحیحین وغیرہا مین ہے اسیطرح نفقہ
مطلقہ رجعی کا واجب ہے نہ بائن کا اور عدت وفاۃ مین نہ نفقہ ہے نہ سکنی مگر یہ کہ وہ حاملہ و مبانتہ
حاملہ ہون اسجگہ بمطلب ہمارا النفقۃ والدین سے ہے سو والد آسودہ حال پر نفقہ والد تنگدست کا و
بالعکس واجب ہے بدلیل حدیث ہند مذکور اور بالعکس کی دلیل یہ آیت ہے وصاحبہما فی
الدنیا معروفا وقولہ بالوالدین احسانا وقولہ صلعم انت ومالک لابیک
اخرجہ احمد وغیرہ اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر مان باپ بہوک سے مرجائین اور اولاد عیش عید
مین ہو تو یہ نہ کوئی احسان ہے ساتھ اونکے اور نہ مصاحبت بالمعروف اور مملوک کا نفقہ سید
پر ہے اور قریب کا نفقہ قریب پر کچھہ واجب نہین ہے بلکہ باب صلۂ رحم سے ہے اسلیئے کہ کوئی
دلیل تخصیص نفقۂ قریب پر نہین آئی ہے یہی احادیث صلۂ رحم کی آئی ہین اور یہ عام ہین اور محتاج
محتاج نفقہ احق ارحام بالصلہ ہے اور اللہ نے فرمایا ہے فلینفق ذو سعۃ من سعتہ ومن
قدر علیہ رزقہ فلینفق مما آتاہ اللہ لایکلف اللہ نفسا الا ما آتاہا علی الموسع
قدرہ وعلی المقتر قدرہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا تھا کہ مین کسکے ساتھ احسان
کرون فرمایا مان باپ بہن بہائی غلام جو تیرے پاس رہتا ہے ذلک حق واجب ورحم
موصولہ رواہ ابو داؤد اور جسکا نفقہ واجب ہے اوسکا کپڑا اور سکنی بہی واجب ہے
آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے یہی مستفاد ہوتا ہے الغرض واجب النفقہ لوگ حق مین
انسان مسلم کے ایک مان ہے دوسرے باپ تیسری بہن چوتھے بہائی پانچوین بی بی چھٹے
اولاد ساتوین لونڈی غلام باقی رشتہ دارون کے ساتھہ فقط صلۂ رحم ہے نہ وجوب نفقہ
آج آخر ماہ جمادی الاولی ۱۳۰۵ ہجری روز سہ شنبہ کو یہ رسالہ چار دن مین بحمد اللہ تعالی تمام ہوا

والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

صحت نامہ اسعاد العباد

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۳	ندینار	نہ دینار	۲۹	۲۱	وتیین	وہ تیین
۷	۳	اعبدواالله	اعبدواالله	۳۲	۴	اقیمو	اقیموا
۸	۲۱	رضی	رضی اللہ	۳۸	۸	یستغفرو	یستغفروا
〃	〃	اوعلم	لوعلم	〃	۱۰	ثواب	ثواب
۱۳	۸	مجازی ہین	مجازی ہے	〃	۱۱	تبین	تبین لہ
۱۴	۱۵	ہلونگا	ٹلونگا	۴۰	۲۱	کان	کانوا
۱۵	۱	قائل	فآمل	۴۱	۷	العلم	العلم مالم یأتک
۱۶	۱۴	اخفظ	احفظ	۴۱	۱۵	پیٹ	پیٹ سو
۱۷	۹	اوسلے	اوسکے	۴۷	۱۶	شصیح	شفیح
۲۰	۱۱	مخلیت	مخلبت	〃	۱۸	چپاکر	چپاکر
۲۲	۱۳	ہوالدین	والدین	۴۹	۱۳	جائینگی	جائیگی
۲۴	۵	معا	منعا	۵۵	۱۶	اولوالدة	والوالدة
۲۹	۲	افرمانی	نافرمانی				